# آپ خدا سے کتنا پیار کرتے ہیں؟

## How Do You Love God?

کلامِ خدا کی فرمانبرداری کرنا، گناہوں سے توبہ کرنا، بعد ازاں ہونے والے گناہوں کا اقرار کرنا اور پاکیزگی میں زندگی بسر کرنا ہی خدا سے محبت کا اظہار ہے۔ مسیحی زندگی میں اِن تمام باتوں کے ساتھ ہی میں ایک اور بہت ہی اہم حصے کی بابت بات کروں گا جس کو اکثر نظر انداز کیا جاتا ہے کیونکہ اس کے وسیلہ ہی ہم خدا سے حقیقی محبت کا مظاہرہ کر سکتے ہیں۔ حالانکہ وہ بہت ہی سادہ اور عام فہم بھی ہے۔ یعنی خدا سے محبت کا معنٰی یہ بھی ہے کہ اس کے ساتھ رہا جائے۔ کیا یہ ہماری انسانی خواہش نہیں ہوتی کہ ہم جن سے محبت کرتے ہیں ہم ان میں ایسی کشش محسوس کرتے ہیں کہ ہم ان کے ساتھ وقت گزارنا چاہتے ہیں۔ عہدِ عتیق میں داؤد نبی نے ایسی خواہش کا اظہار کیا کہ وہ خدا کے حضور وقت گزارنا چاہتا ہے جب اس نے یہ کہا، "میں نے خداوند سے ایک درخواست کی ہے، میں اسی کا طالب رہوں گا کہ میں عمر بھر خداوند کے گھر میں رہوں تاکہ خداوند کے جمال کو دیکھوں اور اس کی ہیکل میں اِستفسار کیا کروں۔" (زبور 4:27)

خدا کی محبت سے معمور دل کی پکار یہی ہے، ''اے خدا میں تیرے حضور رہنا چاہتا ہوں چاہے تو جہاں بھی ہے۔''

مزامیر میں بارہا خدا کے حضور رہنے کی خواہش کا اظہار کیا گیا۔ زبور 84 تو مکمل طور پر خدا کے حضور رہنے کی درخواست ہے: "اے لشکروں کے خداوند تیرے مسکن کیا ہی دلکش ہیں! میری جان خداوند کی بارگاہوں کی مشتاق ہے بلکہ گُداز ہوچلی، میرا دل اور میرا جسم زندہ خدا کے لیے خوشی سے للکارتے ہیں۔" (زبور 84:1-2)

ہم مسیحیوں کے لیے خوشی کی خبر یہ ہے کہ ہمیں خداوند کی حضوری میں رہنے کے لئے یروشلیم یا کسی اور جگہ سفر کرنے کی ضرورت نہیں۔ وہ خود نیچے اتر آیا تاکہ ہمارے ساتھ ساتھ رہے۔ خداوند یسوع نے اپنے اور خدا باپ کے بارے میں یہ فرمایا، "۔۔۔ہم اس کے پاس آئیں گے اور اس کے ساتھ سکونت کریں گے۔" (یوحنا 14:23)

ہم میں سے زیادہ تر کے ساتھ مسئلہ یہ ہے کہ ہم روزانہ یاد نہیں رکھتے کہ ہم خداوند خدا کا مسکن ہیں۔ اس چیز کو یاد نہ رکھنے کا مطلب محبت کی کمی ہوتی ہے۔ کیونکہ ہم خدا کے ساتھ اپنے رشتے کے بارے میں اتنے خوش اور پرجوش نہیں ہوتے۔۔۔۔ اور دوسری باتوں، معاملات اور لوگوں کو کائنات کی سب سے بڑی سچائی پر زیادہ ترجیح دے رہے ہوتے ہیں: کوئی یہ کیسے بھول سکتا ہے کہ خدا خود ہم میں رہنے کے لیے آ گیا؟ خدا کے ساتھ محبت کا رشتہ قائم کرنا کئی طریقوں سے دوسرے رشتوں کی طرح ہے۔۔۔ یہ وقت کے ساتھ بڑھتا ہے۔ اس کے ساتھ

وقت گزارنا، اس کی سننا، محبت کرنا، اس کی حضوری میں خوشی محسوس کرنا، دعا کو خدا سے چیزیں مانگنے کے ذریعے کے بجائے اس کے کلام اور دعا میں وقت گزارنا اس کی قربت میں آنے کا طریقہ ماننا چاہیے۔ اور جب ایسا ہوگا تو ہم بائبل مقدس کو صرف مطالعہ اور گہری باتیں جاننے کا ذریعہ سمجھنے کے بجائے اس کو خدا سے ملاقات کی جگہ سمجھنے لگیں گے۔ خدا ہم سے اتنا زیادہ اور شدید پیار کرتا ہے کہ ہماری خاطر صلیبی موت بھی گوارہ کرلی تاکہ ہم ابدیت میں اس کے ساتھ ساتھ رہیں۔ وہ ہمیں اپنے ساتھ ساتھ رکھنا چاہتا ہے۔ اس کے جواب میں ہماری محبت کا اظہار اس طرح سے ہوگا کہ ہم زندگی بھر کے لیے اس کی حضوری میں رہنے کے لیے تیار ہوں گے اور اس شدید خواہش کا اظہار کریں گے کہ ہم صرف فردوس میں ہی اس کے ساتھ رہنا نہیں چاہتے، بلکہ اس زمین پر گزرنے والے ہر دن اس کی حضوری میں گزارنا چاہتے ہیں۔ کیونکہ یہ ہی خدا سے محبت کا گہرا اظہار ہے۔ اور خدا یہی چاہتا ہے کہ ہم اس کی قربت سے ہر طرح کی برکات حاصل کریں۔ دیکھنا یہ ہے کہ ہم اس کی قربت میں رہنے کے لیے کیا کریں گے؟۔

ہم کیسے یہ کہہ کر عمل کریں گے؟

میری جان چاہندی تیری بارگاہ نوں

میرا من میرا تن وی کر دا ثناء ہے۔

☆☆☆☆☆☆☆

# خداوند یسوع ہمارا محافظ!

## Jesus The Keeper!

”خداوند تیرا محافظ ہے--- خداوند ہر بلا سے تجھے محفوظ رکھے گا: وہ تیری جان کو محفوظ رکھے گا۔“ (زبور 121:5,7)۔

”کیونکہ جس کا میں نے یقین کیا ہے اسے جانتا ہوں اور مجھے یقین ہے کہ وہ میری امانت کی اس دن تک حفاظت کر سکتا ہے۔“ (۲۔تیتھیس 1:12)۔

خداوند نے نہ صرف آپ کو قبول کرلیا ہے بلکہ وہ آپ کی مسلسل حفاظت کرتا ہے۔ مسیح میں نئے شاگردوں کے لیے یہ سبق انتہائی ضروری ہے۔ ”خداوند تیرا محافظ“ یہ پیارا نام اپنے دل میں اس وقت تک دہراتے رہیں جب تک پَولُس کی طرح ہمیں اِلٰہی یقین حاصل نہ ہوجائے۔ پَولُس اس کے بارے میں یہ شاندار الفاظ بولتا ہے، ”جس کا میں نے یقین کیا ہے اسے جانتا ہوں اور مجھے یقین ہے کہ وہ میری امانت کی اس دن تک حفاظت کرسکتا ہے۔“ چلیئے پَولُس سے یہ سبق سیکھتے ہیں۔ اپنی درخواستیں اور فریادیں خداوند یسوع کے حضور رکھیے۔ پَولُس سے سیکھیے کہ اس نے اپنا آپ، اپنا بدن، روح اور جان خداوند کے حوالے کر رکھا تھا اور اس کی التجا بھی یہی رہتی۔ آپ نے

بھی شاید ایسا کیا ہو مگر روزانہ کی بنیاد پر نہ کیا ہو۔ آج سے روزانہ ایسا کریں۔ اپنی جان کی محافظت بھی خداوند کے ہاتھ میں دیں۔ اپنی زندگی کے ہر پہلو کے ساتھ ایسا ہی کریں۔ آپ کس چیز کی حفاظت نہیں کر سکتے؟ کیا اپنے دل کی؟ کیا اپنی زبان کی کہ وہ بہت سست ہے؟ یا اپنے رویے کی کہ وہ بہت جذباتی ہے؟ یا اپنے بلاوے کی کہ آپ خداوند میں کافی کمزور ہیں؟ پھر خداوند کے حضور التجا کریں کہ وہ ان کو محفوظ بنائے۔ شاید آپ کسی گناہ سے چھٹکارا پانا چاہ رہے ہوں اور دعا بھی مانگ رہے ہوں۔ مگر یہ سب خدا ہی ٹھیک کر سکتا ہے۔ آپ کو صرف اس کی تابعداری کرنا ہے۔ اپنا سارا معاملہ خداوند کے حضور رکھیے، کیونکہ ''جنگ آپ کی نہیں بلکہ خداوند کی ہے۔'' اپنا تمام حال اس کے ہاتھوں میں دیجیے اور بھروسہ کیجیے کہ وہ آپ کو فتح عطا کرے گا۔ ''دنیا جس سے مغلوب ہوتی ہے وہ تمہارا ایمان ہے۔ مگر سب سے پہلے سب کچھ خداوند کے ہاتھ میں سونپ دیں۔ پَولُس رسول سے سیکھیے کہ اس نے کس طرح خداوند پر توکل کرنا اور اس کی قدرت پر اعتماد کرنا سیکھا۔ میں پورے طور پر بھروسہ رکھتا ہوں کہ خداوند ہماری ہر دعا سنتا اور جواب دیتا ہے۔ آپ یقین کیجیے قادرِ مطلق خداوند یسوع آپ کے ساتھ ہے کہ آپ کو محفوظ رکھے گا۔ ایمان صرف خدا کی قدرت کے باعث ہی قائم رہتا ہے۔ خدا کرے آپ کا ایمان خدا کی قدرت پر مضبوط ہو کہ وہ آپ کے لیے سب کچھ کر سکتا ہے، ایمان رکھیے کہ خدا آپ کے لیے عظیم اور جلالی کام کرے گا۔ اس کے لیے آپ کلامِ مقدس کے صحائف میں اس کی قدرت کے عجیب کاموں کا ذکر پڑھیے اور ان کا یقین کیجیے کہ خدا نے ایمان رکھنے اور بھروسہ کرنے والوں کے لیے کیسے بڑے بڑے کام کیے۔ اور یہی ان کے ایمان اور توکل کی بنیاد بھی تھا۔ ان الفاظ پر غور کیجیے اور ان کو اپنے دل میں محفوظ کر لیجیے۔ اپنے دل کو خداوند یسوع کی قدرت سے معمور ہونے دیجیے۔ اور اپنے آپ سے سوال کیجیے کہ خداوند یسوع میرے لیے کیا کر سکتا ہے؟ اور جس چیز کے لیے آپ خداوند پر بھروسہ کرتے ہیں وہ ضرور اسے پورا کرتا اور محفوظ رکھتا ہے۔

پَولُس رسول سے یہ بھی سیکھیے کہ اس کی التجاؤں کو پورا کرنے والی قدرت پر اس نے بھروسہ کرنا کہاں سے سیکھا۔ یہ سب اس نے خداوند یسوع کے متعلق جاننے اور سمجھنے سے سیکھا۔ ''میں جس پر ایمان رکھتا ہوں اسے جانتا ہوں۔'' اس لیے مجھے یقین ہے کہ وہ میری سنتا ہے۔ اب آپ بھی خداوند یسوع کو جان گئے ہیں اس لیے اس کی قدرت پر بھروسہ کر سکتے ہیں۔ آپ کیسے جان جاتے ہیں کہ آپ اس کو جانتے ہیں؟ اگر آپ خداوند سے گفتگو کرتے ہیں اور بلاناغہ گفتگو کرتے ہیں تو آپ اسے جان

سکتے ہیں پھر ہی آپ کہہ سکتے ہیں کہ ''میں جس پر ایمان رکھتا ہوں اسے جانتا ہوں۔'' اور وہ مجھے بہت عزیز رکھتا ہے اور یہ بھی جانتا ہوں کہ وہ میری التجاؤں کو سنتا اور جواب دیتا ہے۔ یہی طریقہ ہے آپ کو یقین دہانی ہو کہ خداوند آپ کا محافظ اور آپ کی سنتا اور جواب دیتا ہے۔ آپ بھی خداوند یسوع کے حضور اپنی التجا پیش کیجئے اور اپنے آپ کو مکمل طور پر خداوند کے ہاتھ میں دے دیجیے، اس یقین کے ساتھ کہ وہ آپ کی التجا کو سن چکا ہے اور اسے ضرور پورا کرے گا۔

اس کی قدرت کے بارے میں زیادہ سے زیادہ سوچیے اور غور کیجیے، اور پھر اپنا زیادہ وقت خداوند کے ساتھ گزاریے یعنی اپنے سب کاموں میں اس کو یاد رکھیے اور اس سے بات چیت کیجیے اور مزید گفتگو کرتے رہیے۔

اے میرے عزیز وخدا کا یہ کلام قبول کیجئے کہ، ''خداوند تیرا محافظ ہے۔'' ہر کمزوری، آزمائش، اور اپنی زندگی خداوند کے حضور رکھیے، کیونکہ آپ خداوند پر بھروسہ کر سکتے اور خوشی سے شادمانی کر سکتے ہیں۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ ''خداوند آپ کو ہر بلا اور برائی سے محفوظ رکھے گا۔''

اے خداوند یسوع، میں تجھے اپنا محافظ قبول کرتا ہوں اور تیرا شکر گزار ہوں۔ خداوند تیرا یہ نام، ''خداوند تیرا محافظ'' میرے دل میں بلا ناغہ ایک گیت کی طرح ہے۔ مجھے توفیق دے کہ اپنی ہر ضرورت کی فریاد تیرے حضور رکھوں اور پھر ایمان رکھوں کہ تو میری التجاؤں کو سنتا اور قبول کرتا اور جواب دیتا ہے۔ کیونکہ تو میرا محافظ ہے۔ آمین۔

## محبت ٹھنڈی پڑ گئی ہے

## Love Grown Cold

خداوند یسوع نے اپنی آمد کے بارے میں ایک خاص نشان ہمیں بتایا ہے کہ ''بہت سوں کی محبت ٹھنڈی پڑ جائے گی۔'' اور اس کی خاص وجہ بھی خداوند نے بتائی، "اور بے دینی کے بڑھ جانے سے بہتوں کی محبت ٹھنڈی پڑ جائے گی۔" (متی 12:24) یہ ایک درجہ بدرجہ تبدیلی کی نشاندہی کر رہا ہے جہاں محبت کی اگن آہستہ آہستہ کم ہو کر آخر کار بالکل ٹھنڈی ہو جائے گی، محبت کی آگ تو ٹھنڈی پڑ جائے گی اور انجماد کا شکار ہو جائے گی اور اس کی یاد بھی شاید صحیح سے نہ رہے گی۔

لیکن ایک بات قابلِ غور ہے کہ خداوند یسوع نے یہ نہیں کہا کہ ایسی حالت سب کی ہو جائے گی۔ خدا کے لیے محبت کی لو میں دہکتے ہوئے دل بہت سے ہوں گے جو روح القدوس کی آگ سے مزید بھڑکتے ہوئے خداوند کی پیروی میں بڑھتے چلے جائیں گے، پھر بھی ہم روحانی اور پاکیزہ زندگی بسر کرنے سے گمراہ ہونے کے خطرہ میں ہوتے ہیں۔ یعنی مسیح جیسی زندگی اور مسیح جیسی محبت خدا سے اور ایک دوسرے سے رکھنے سے گمراہ ہونے کے خطرہ سے دوچار ہوتے ہیں۔ یہ گمراہی خدا کے پاکیزہ معیار جو کلام خدا یعنی بائبل مقدس میں موجود ہیں ان سے ہٹ کر

انسانی نظریات کے عجیب بکھیڑے میں پھنس جاتے ہیں جو نہ کسی کو نجات سے آگاہ کر سکتے ہیں اور نہ ہی جان کو آرام اور تسلی دے سکتے ہیں۔ بہت سے مسیحی ایسی صورتحال سے دو چار ہیں کہ محبت ٹھنڈی پڑ رہی ہے اور کھوئے ہوؤں کو بچانے کی فکر کم ہوتی جا رہی ہے یا ختم ہو چکی ہے۔

## کھوئے ہوؤں کے لیے تازہ فکر

خداوند یسوع نے محبت ٹھنڈی پڑ جانے کی وجہ بھی بیان کی ہے۔ انہوں نے کہا، ''۔۔۔۔اور بے دینی کے بڑھ جانے سے بہتوں کی محبت ٹھنڈی پڑ جائے گی۔'' بہت سے مسیحی انفرادی طور پر اور کلیسیائی اعتبار سے بھی دنیا کو روحانی طور پر مردہ، گناہ سے بھری ہوئی اور نجات کے قابل نہیں سمجھتے اور کہتے ہیں کہ اب تو خدا بھی اس دنیا کو نہیں بچا سکتا اور خود آرام سے بیٹھ جاتے اور مسیحی غیرتِ ایمانی اور دعائیہ بوجھ کو ایک طرف رکھ دیتے اور مسیح کی آمدِ ثانی کا انتظار کرتے ہیں۔ جب کہ ہماری کلیسیاؤں کو چاہیے کہ ہر جگہ ہر علاقے میں دعائیہ تحریکیں شروع کریں اور خداوند سے التجا کریں کہ خداوند لوگوں کو بیدار کر، غفلت کی نیند سے جگا اور تبدیل کر۔'' اور خداوند سے بوجھ اور دل کی نرمی مانگیں جس سے بے حس گناہ گار بھی بدل جائیں۔ کیونکہ، اے کلیسیاء خداوند ہی نجات دے سکتا اور موجودہ صورتحال سے بچا سکتا ہے۔ کیا آپ کوشش کریں گے کہ یہ جانیں کہ آپ کی محبت ٹھنڈی تو نہیں پڑ گئی؟ اگر ایسا ہے تو پھر زندگی میں گناہ بڑھ رہا ہے۔ توبہ کیجئے اور خدا سے مانگیں کہ وہ آپ کو پہلا سا بوجھ اور لوگوں کو بچانے کی فکر عطا کرے جو پہلے آپ رکھتے تھے۔ آپ کس طرح پہلے کی طرح لوگوں کو بچانے کی فکر دوبارہ حاصل کریں گے؟ سوچیئے۔

ہم اپنے بوجھ خود اٹھائے پھرتے ہیں اور تھکے ماندے بنے رہتے ہیں اور اس کی بنیادی وجہ یہ ہے کہ ہم خدا کے کلام پر مکمل طور پر یقین نہیں رکھ رہے ہوتے۔ ہم خدا پر بھروسہ کرنے میں کیوں مشکل محسوس کرتے ہیں؟ کیا اس نے کبھی ہمیں ناکام ہونے دیا۔ کیا اس نے کبھی ہمیں چھوڑ دیا؟ کیا اس نے کبھی اپنے وعدے کو پورا نہیں کیا؟ کیا اس نے بار بار نہیں کہا کہ وہ ہر اس دعا کو ضرور سنے گا جو پورے دل سے یعنی سچے دل سے مانگی جائے گی اور اس کے نام سے مانگی جائے گی کیونکہ وہ بار بار کہتا ہے کہ "مجھے پکار"، "مجھ سے مانگو"، "میرا امتحان کرو" اور "مجھے آزما کر دیکھو۔" بائبل مقدس دعاؤں کے جوابات سے پُر ہے اور بہترین جوابات، معجزانہ جوابات سے بھری ہوئی ہے؛ مگر ہمارا ایمان ہمیں کیوں ناکام کرتا ہے اور ہم خدا پر بھروسہ نہ رکھ کر اس کی بے عزتی کیوں کرتے ہیں!

☆☆☆☆☆☆☆☆

# اس کی محبت کے لیے اس کی پرستش کریں!

## Let Us Adore Him For His Love

ایک مسیحی ایماندار جب اس وعدے پر بھروسہ کرتا ہے کہ سب چیزیں مل کر آخر میں بھلائی ہی پیدا کریں گی تو وہ انتہائی خوش کن حالت میں رہتا ہے اور اس دوران بھی حقیقی تحفظ، سہارا اور اطمینان کا یقین دلایا گیا ہے! یہ بہت تسلی بخش ہوتا ہے کہ جب مصیبت آئے یا پریشانی ہوگی تو ہر حال میں خداوند قریب ہے ہمیں صرف اپنی فکریں اور پریشانیاں اور اپنا آپ اس کے حوالے کرنا ہے یہ ایمان رکھتے ہوئے کہ خداوند کو ہماری فکر ہے اور اس کی آنکھیں ہر وقت ہم پر لگی ہوئی اور اس کے کان ہماری دعاؤں پر لگے ہوئے ہیں۔ جب ایسا چرواہا ہو تو اس کی بھیڑوں کو ڈرنے کی ہرگز ضرورت نہیں۔ اگر چہ پانی اور آگ میں سے گزریں، سیلاب ہم پر چڑھ آئیں یا ہم موت کے سایہ کی وادی میں سے گزریں وہ ہمارے ساتھ ہے اور ہمارے لیے وہ اپنا زورِ بازو بھی دکھائے گا۔ ہم ایک ایسے جہان کی طرف بڑھ رہے ہیں جہاں ہر برائی اور خرابی و مشکل، پریشانی، تنگی، بیماری بالکل تھم جائے گی۔ اور ہم ہمیشہ خداوند کے ساتھ رہیں گے اور سب مسیحی بہن بھائی بھی ساتھ رہیں گے۔ خدا کرے کہ اس مبارک امید کا یقین ہماری مرجھائی ہوئی روحوں کو پھر سے بحال کرے اور خداوند یسوع مسیح کے اچھے روحانی سپاہی بننے کی توفیق بھی عطا کرے! جب یہاں ہم آنسوؤں کے ساتھ بوئیں گے تو پھر خوشی کے ساتھ گائیں گے اور ہماری آنکھوں کے سب آنسو پونچھ دیئے جائیں گے۔ آیئے خداوند کی محبت کے لیے اس کی پرستش کریں یعنی ایسی محبت کے لیے جس کی لمبائی ہے چوڑائی ہے، گہرائی اور اونچائی بھی ہے اور ایسی محبت ہے جو ہماری سمجھ کی تمام حدود سے باہر ہے۔ ایسی محبت ہے جو خدا کے بیٹے کو اپنا آپ خالی کر کے ہمارے لیے قربان کروا دیتی ہے اور ایک خادم کی صورت اختیار کروا دیتی ہے، جو اس کو موت بلکہ صلیبی موت تک فرمانبردار بنا دیتی ہے، اور ہماری پست ترین حالت میں ہماری فکر کرتی ہے اور ہم جو کھوئے ہوئے تھے ان کو تلاش کرتی ہے اور دکھوں کی حالت میں ہماری جانوں کو تسلی دیتی ہے۔ وہ ایسی محبت ہے جو ہماری موجودہ کمزوریوں، غلطیوں، کوتاہیوں، یا ناکامیوں کے باوجود ہماری برداشت کرتی اور ہمیشہ راہنمائی، تسلی، شفا، اور سلامتی فراہم کرتی ہے۔ یہ جھنجھلاتی نہیں، بدلتی نہیں، ہارتی نہیں، ہر مخالفت کا سامنا کرتی، ہماری فکر کرتی اور ہمیں پاکیزگی، خوشی، شادمانی میں کامل کر کے خدا کے حضور پیش کرتی ہے۔ مسیح کی محبت! یہ آسمان کا گیت، فرشتوں کا سنگیت اور

ایمانداروں کے دل کی خوشی ہے۔لیکن افسوس کہ ہم کیسے ایماندار ہیں ہمارے دل کیسے ہیں کہ ہم خداوند سے ویسی محبت نہیں کر پاتے جس کا وہ حقدار ہے! لیکن میں خدا کا شکر ادا کرتا ہوں کہ اس نے ہمارے دل میں خواہش ڈالی ہے کہ اس کو اپنا سب کچھ بنائیں اور اس کو اپنی زندگی میں ہر چیز پر ترجیح دیں اور اپنے ہر نفع ونقصان میں اس کو اپنی زندگی کا مرکز بنائیں۔ اب آپ نے سوچنا ہے کہ آپ کیسے خداوند کو اپنی زندگی اور حالات میں مرکزی حیثیت دیں گے۔خداوند آپ کو برکت دے۔

☆☆☆☆☆☆

ہمیں آج خدا کی طرف رجوع ہونے کی ضرورت ہے اپنی جانوں کو اس کے حضور انڈیلنے کی ضرورت ہے۔اور جیسے داؤد نبی کہتا ہے کہ،"**اے خداوند میں اپنی جان تیری طرف اٹھاتا ہوں**" (زبور 1:25) جب ہم خداوند یسوع کی طرف اپنی جانیں اٹھائیں گے تو اس کی پاکیزگی، محبت اور قدرت بھی پائیں گے۔ جب ہم اپنی جانیں خدا کی طرف اٹھاتے ہیں تو خدا بھی اپنی مرضی ہماری زندگیوں میں پوری کرتا ہے۔یعنی ہم خدا کی مرضی کے تابع ہونا شروع ہو جاتے ہیں۔ کیونکہ خدا تو ہمیشہ ہماری طرف ہوتا ہے۔

# ایک دعا

## A Prayer

اے پاک اور بے داغ خداوند میرے دل میں پاکیزگی کا چشمہ بہادے کیونکہ میرے دل میں ہمیشہ یہ خواہش رہتی ہے کہ بالکل پاک اور بے داغ رہوں۔ اے خدا کے برّے، میرے اندر حلیمی اور فروتنی بھر دے۔اے دنیا سے محبت رکھنے والے، میرے اندر کبھی نہ کم ہونے والی نرمی پیدا کر۔ ذرا سی ناپاکی اور گناہ کے بارے میں میرے اندر اپنی حساسیت پیدا کر۔تا کہ میں اسے ہر طرح سے تیرے طابع کر کے تیری پناہ میں آجاؤں۔

**میری گھریلو زندگی میں** مجھے ایک بابرکت فرد بنا جیسے تاریکی میں سورج کی کرن ہو۔ کٹھن اور مشکل حالات میں بڑی امید بنا؛ جب دکھ اور رونا ہو تو مجھے بڑی تسلی بنا۔ ہمیشہ دوسروں کو خود پر ترجیح دوں کبھی اپنے دکھوں کو دوسروں پر نہ تھوپوں بلکہ خوشی سے کمر بستہ رہوں اور ہمیشہ اپنے دکھوں اور مصیبتوں یا پریشانیوں کو تیری حضوری میں لے کر آؤں اور تجھ سے ہمیشہ اطمینان اور تسلی پاؤں۔

**میری روحانی زندگی میں** تیرے پاک کلام یا دعا کو نظر انداز کرنا ایک قصہ ماضی بن جائے۔ مجھے ہر صبح شاگرد کی طرح اٹھا کر تعلیم دے! تا کہ میں اوس ختم ہونے سے پہلے اپنے لیے من جمع کرلوں۔تمام دن میری رفاقت تیرے ساتھ

رہے تا کہ تیرا دیدار کرتا رہوں۔ مجھے اپنی طرف متوجہ رکھ تا کہ تیرے پیچھے پیچھے چلتا رہوں اور کبھی تیری راہ سے اِدھر اُدھر نہ ہٹوں۔

**میری روزمرہ زندگی میں** مجھے ہر کام میں سمجھدار بنا تا کہ مستعد روح کے ساتھ خداوند کی خدمت کروں۔ میں ہر کام تیری خوشنودی کے لیے کروں نہ کہ مال و دولت کے لیے! میری روزمرہ کی تمام کوششیں تیرا جلال ظاہر کریں جو آدمیوں کو خوش کرنے کے لیے نہیں بلکہ پورے دل اپنے ماحول کے مطابق تیری مرضی پوری کرتا رہوں۔ اے میرے اِلٰہی مالک!

**پیسے کے معاملے میں** مجھے مستقبل کا فکر نہ ہو اور نہ ہی تیرے دیئے ہوئے کو تیرے خدام اور مختار کی طرح تیری خدمت کے لیے استعمال کروں۔

**اپنے وقت، صحت اور زندگی کے معاملات میں** میری خواہش ہے کہ وقت کو ہمیشہ غنیمت جانوں، ہر موقع کو استعمال کرنے کی کوشش کروں، اپنے بدن کو روح القدوس کا مقدس سمجھوں، اور کھانے پینے جانے آنے، ماحول اور میل جول اور رفاقت شراکت میں تخلیقی کاموں اور خدمت گزاری میں تیری نجات کا مظہر بنوں۔ مجھ پر وہ توڑے ظاہر فرما جو تو نے مجھے دیئے ہیں تا کہ انہیں تیری خدمت میں استعمال کرسکوں۔ اور دو کو چار اور پانچ کو دس بنا سکوں۔ اب مجھے برکت دے اے خداوند! میں تیرا ہوں تو نے اپنے خون سے مجھے خریدا اور اپنا نیک کام پاک روح کے وسیلہ مجھ میں شروع کیا ہے۔ مجھے دعا مانگنا سکھا، پاک کر، فضل بخش اور میرا دل اور توجہ تیری طرف لگی رہے۔ باپ بیٹے اور روح القدوس کے نام سے آمین!

ایک بار خدا کے زبردست خادم اور مشنری ڈاکٹر وِلبر جیکب مین لکھتے ہیں کہ، ''میں نے دعا کے زبردست طریقے کو ایک بار سیکھا، جب ہم مشن کے کام سے انگلستان میں تھے اور بہت ہی کم لوگ عبادت میں آئے ہوئے تھے۔ لیکن مجھے ایک چھوٹی پرچی ملی جس پر لکھا ہوا تھا کہ ایک امریکن مشنری ہماری خدمت کے لیے دعا مانگنے لگے ہیں کہ خدا کی برکات نازل ہوں۔ ان کا نام ہے، 'دعائیہ ہائیڈ'۔ اور پھر صرف دس منٹ لگے ہوں گے کہ سارا ہال اتنا بھر گیا کہ لوگوں کے کھڑے ہونے کی جگہ بھی باقی نہ رہی اور پہلی بار بلانے پر ہی پچاس لوگوں نے مسیح یسوع کو اپنا شخصی نجات دہندہ قبول کرلیا۔ اور جب ہم سب لوگ عبادت کے بعد جانے لگے تو میں نے کہا، جناب ہائیڈ' میں چاہتا ہوں کہ آپ میرے لئے دعا مانگیں۔' وہ میرے کمرے میں آئے اور دروازہ بند کیا اور گھٹنوں کے بل جھک گئے اور پانچ منٹ تک کوئی آواز نہیں تھی صرف میرے دل کی دھڑکن مجھے سنائی دے رہی تھی اور وہ بالکل خاموش تھے، کہ اچانک مجھے احساس ہونے لگا کہ جیسے میں خدا کی حضوری میں آ گیا ہوں اور میری آنکھوں سے آنسو بہنے لگے۔

# کیا آپ نے پہلی سی محبت چھوڑ دی؟

## Have You Left Your First Love?

اگر آپ نے "پہلی سی محبت" (مکاشفہ 4:2) چھوڑ دی ہے تو مشکل مقام پر پہنچ چکے ہیں۔ کیا آپ خداوند کے لئے اور روحیں بچانے کی غیرت کھو چکے ہیں؟ کیا آپ دعائیں مانگ مانگ کر تھک چکے ہیں؟ کیا خدا کی جگہ دنیا کی چیزیں آپ کے لیے زیادہ اہمیت کی حامل ہو چکی ہیں؟ آپ پھر بھی مسیحی ہیں اور کسی نہ کسی طرح خداوند سے پیار کرتے ہیں۔ قدرتی طور پر بھی آپ دیکھ سکتے ہیں کہ خداوند سے بہترین برکات اور مسح پانے کے بعد آپ جلدی سے خداوند سے الگ نہیں ہو سکتے۔ شیطان بہت ہوشیار ہے وہ اچانک سے کسی مسیحی کو خطرناک گناہ میں نہیں پھنساتا۔ وہ بڑے تحمل سے ایماندار کو دھوکہ دینے کی کوشش کرتا رہتا ہے، اس کو لاتعلقی میں دھکیلتا یا سست روی کا شکار کرتا ہے۔ پھر وہاں سے آہستہ آہستہ گناہوں کا دباؤ بڑھانے کی کوشش کرتا ہے اور پوشیدہ گناہ ایماندار مسیحی کے دل میں خاموشی سے داخل ہونے لگتے ہیں۔ جیسا کہ خودغرضی، نفرت، کڑواہٹ، دشمنی، برے خیالات، بے رحمی، گھمنڈ، بدنیتی اور کئی اور گناہ۔ یہ گناہگار دل کی حالت ہے جس کو انسان نہیں دیکھ سکتا صرف خدا دیکھتا ہے۔ یہ پوشیدہ گناہ آہستہ آہستہ جڑ پکڑنے اور برے الفاظ اور غلط کاموں سے ظاہر ہوتے ہیں۔ اور یوں درخت کی پہچان اس کے پھل سے ہونے لگتی ہے، لیکن ایماندار مسیحی کو اس کا اچھی طرح اندازہ ہوتا ہے۔

### دنیاداری اور بے حسی

جب کلامِ خدا کی بھوک دل میں ختم ہونے لگتی ہے تو پھر دنیاوی چیزیں اس میں جگہ بنانے لگتی ہیں۔ کیونکہ کلامِ خدا اور روح القدوس کی شادمانی کی جگہ کسی نہ کسی چیز نے تو لینی ہوتی ہے۔ جو لوگ کلامِ خدا اور خدا سے "پہلی سی محبت" چھوڑ چکے ہیں وہ شاید چرچ جانا اور کلام پڑھنا پسند بھی کرتے ہیں مگر سب کچھ لاتعلقی اور بے حسی سے کرتے ہیں۔ وہ خداوند کے لیے گواہی دینا چاہتے ہیں مگر وہ لوگوں کے دلوں پر اثر نہیں کرتی کیونکہ روح القدوس کی قدرت ساتھ میں کام نہیں کر رہی ہوتی۔ ان کی زندگی میں اداسی، دکھ، حوصلہ شکنی اترنا شروع ہو جاتی ہے جو خداوند سے "پہلی سی محبت" چھوڑ دیتے ہیں۔

### توبہ کر اور پہلے کی طرح کام کر

جنہوں نے پہلی سی محبت چھوڑ دی ہے وہ اکثر بہت سے اچھے کام کرتے ہیں مگر خداوند ان سے خوش نہیں ہوتا کیونکہ خداوند چاہتا ہے کہ ہم باترتیب چلیں اور پہلے خداوند سے محبت رکھیں اور اچھے کام ایمان کے وسیلہ خود بخود ہونے لگیں گے۔ پہلی سی محبت کرنے کے لیے توبہ

بہترین علاج ہے اور یہی روحانی رشتہ کی بحالی کا ذریعہ ہے۔ تب ہم خود بخود کلامِ خدا کی ضیافت سے سیر ہونا شروع ہوں گے اور علیحدگی میں دعائیں مانگنے لگیں گے۔ اب آپ نے سوچنا ہے کہ خداوند سے پہلی سی محبت کرنے کے لیے آپ کیا کوشش کریں گے۔ خداوند آپ کے ساتھ ہو۔ آمین!۔

مسیح کی کفارہ بخش موت کے باعث ہم اس کے نام سے دعا مانگتے ہیں اور جو اس کی کفارہ بخش موت کا یقین نہیں کرتے وہ اس کے نام سے دعا بھی نہیں کرتے، کیونکہ وہ محض الفاظ ہی استعمال کرتے ہیں مگر ان کا یقین نہیں کرتے اس لیے ان کی دعائیں بے اثر ہوتی ہیں۔ ہم اس بات کی گہرائی کو مسٹر موڈی کی خدمت کے آغاز سے سمجھنے کی کوشش کرتے ہیں۔ وہ بتاتے ہیں کہ ایک جج جو مسیحیوں کو انتہائی برا سمجھتا تھا جب کہ وہ بہت ذہین اور سمجھدار بھی تھا۔ اس کی بیوی بہت اچھی مسیحی تھی وہ بہت پختہ ایمان رکھتی تھی اور ڈی۔ ایل موڈی کی دعائیہ میٹنگز میں ضرور شرکت کرتی تھی اس نے مسٹر موڈی سے درخواست کی کہ وہ اس کے شوہر سے بات کریں اور انہیں مسیح پر ایمان لانے کے لیے کلام سنائیں۔ مسٹر موڈی شروع میں جھجک رہے تھے کہ ایسے نک چڑھے شخص سے وہ کیا بات کریں۔ آخر کار انہوں نے اس سے بات کی اور اسے کلام سنایا لیکن وہ شخص ہنسنے لگا اور کہنے لگا کہ مجھے ان باتوں میں کوئی دلچسپی نہیں تب مسٹر موڈی نے اسے کہا کہ جب بھی آپ مسیح کو اپنا نجات دہندہ قبول کریں تو مجھے ضرور بتائیں۔ اس نے جواب میں ہنستے ہوئے کہا کہ ''جی ہاں، میں ضرور آپ کو بتاؤں گا: اگر میں کبھی تبدیل ہوا۔''

# یسوع کو تکتے رہو!

## Look Unto Jesus!

ہر روز فتح مند، زبردست، اور طاقتور مسیحیت کا راز ہے ہر وقت "یسوع کو تکتے رہو!" (عبرانیوں 2:12)۔ رسولوں کی شاندار رفاقت شہدا کی عظیم فوج، مقدسین جنہوں نے ہر زمانے اور ہر علاقے میں انسانوں پر اپنی شناخت چھوڑی اور دنیا کو پلٹ کر رکھ دیا۔ اِن سب پر ایک ہی بات کی مہر تھی۔ یہ سب ایسے انسان تھے جو ''یسوع کو تکتے رہے۔'' اس جملے ''یسوع کو تکتے رہو'' میں جو یونانی لفظ ''تکتے رہو'' کے لیے ترجمہ کیا گیا ہے وہ نئے عہد نامہ میں صرف یہیں پر استعمال ہوا ہے اس لیے یہ یاد رکھنا انتہائی دلچسپ اور مفید ہوگا کہ اس کا مطلب لفظی طور پر یہ بھی بنتا ہے کہ دوسری تمام چیزوں سے نظریں ہٹا کر صرف ایک چیز کی طرف دیکھنا، تکنا یا ٹکٹکی باندھ کر دیکھتے رہنا۔ اور جب آپ اس چیز کی طرف دیکھتے ہیں تو آپ کو اندازہ ہوتا ہے کہ وہ کوئی تعلیم نہیں، کوئی پیچیدہ قسم کا مذہبی عقیدہ بھی نہیں بلکہ ایک زندہ شخصیت ہے اور وہ شخص خدا کا بیٹا یسوع مسیح ہے! جو سب سے پہلا اور سادہ ترین مسیحی تھا جس پر بھروسہ کیا جا سکتا ہے، وہ سب سے پیار کرتا ہے اور زندہ اِلٰہی ہستی ہے۔ ابتدائی ایماندار جانتے، ایمان رکھتے، محبت کرتے اور اس زندہ نجات دہندہ کے لیے اپنا

سب کچھ قربان کرنے کو تیار تھے، کیا آج کی کلیسیائیں اور ایماندار مسیحی بھی خداوند یسوع کو ابتدائی ایمانداروں کی طرح آسمانی دوست، مصلوب مسیح اور مردوں میں سے جی اٹھا نجات دہندہ مانتے ہیں؟ کیا ہم میں یہ سادہ مسیحیت موجود ہے؟ اور مسیح کی ذات کو ہم کیسے دیکھتے ہیں؟ اگر فتح مند اور زبردست مسیحیت کے لئے ''یسوع کو تکتے'' رہنا ہی ازحد ضروری ہے تو آیئے جانتے ہیں اس جملے کا کیا مطلب ہے؟

## اس کی موت کو تکتے رہو

اگر ہم درست طور پر یسوع کو تکتے ہیں تو پھر روزانہ ہمیں اس کی موت کو تکنا چاہیے تا کہ ہم اندرونی اطمینان حاصل کرتے ہیں۔ کلامِ خدا میں اطمینان کا سرچشمہ صرف ایک ہی ہے اور وہ ہے مسیح کی موت اور پھر اس فتح مند صلیبی موت کے وسیلے گناہ کا کفارہ دیا جانا۔

اس عظیم اطمینان میں اپنا حصہ حاصل کرنے کے لیے ہمیں صرف خداوند یسوع کو اپنے عوض اور نجات دہندہ کے طور پر ''تکنا'' ہوگا جس نے ہمارے گناہوں کو اپنے جسم پر اٹھا کر صلیب پر کھینچ دیا اور ہماری جانوں کا تمام بوجھ بھی اپنے اوپر اٹھالیا۔ اس اطمینان کا بلاناغہ تجربہ کرنے کے لیے ہمیں اس عمدہ نکتے پر بار بار غور کرنے کی ضرورت ہے اور یہ یاد رکھتے ہوئے اپنی ساری ناراستی اس خداوند کے حضور لانے اور یاد رکھنے کی ضرورت ہے جس کے بارے میں لکھا گیا کہ، ''خداوند نے ہم سب کی بدکرداری اس پر لادی۔'' (یسعیاہ 53:6) اس لیے ضرورت ہے کہ ہم دلیری سے ''خداوند یسوع کو تکتے ہوئے'' اس کی قربت میں جائیں اور اس سے روزانہ کہیں کہ ''خداوند میں نے گناہ کیے ہیں لیکن تو نے میری جگہ دکھ سہا ہے! میں تیرے کلام کو قبول کرتا ہوں اور تجھ پر مکمل اعتقاد کرتا اور پورا بھروسہ کرتا ہوں۔''

## اس کے شفاعت کرنے کو تکتے رہو

دوسری اہم بات یہ ہے کہ اگر ہم خداوند یسوع کو صحیح طور سے تک رہے ہیں تو پھر ہمیں روزانہ اس کی شفاعتی زندگی کو دیکھنا چاہیے جو آسمان پر رہتے ہوئے وہ بسر کر رہا ہے تا کہ ہمارے لیے قوت اور مدد کا سب سے بڑا ذریعہ بنے۔ اگر ہم حقیقی مسیحی ہیں تو پھر ہمیں اچھی طرح علم ہونا چاہیے کہ ہمیں خدائے قادرِ مطلق کی اشد اور بلاناغہ ضرورت ہے۔ ہمیں اپنی زندگی کے تنگ راستے پر خدا کے فضل، معافی کی اشد ضرورت رہتی ہے تا کہ ہم باحفاظت آسمانی گھر میں پہنچ سکیں۔ کیونکہ ہر آنے والی صبح اپنے ساتھ بہت کچھ برداشت کرنے، صبر کرنے، دکھ سہنے اور کام کرنے کے لیے لاتی ہے کہ خدا کے فضل کے بغیر ہم یقیناً مایوسی کا شکار ہو سکتے ہیں۔ ہمارے دل اتنے کمزور اور حیلہ باز ہیں، دنیا بھی پھندوں اور شکنجوں سے بھری پڑی

ہے اور اتنی ہی اذیت دینے والی بھی ہے، اور شیطان بھی ہمیں گمراہ کرنے کے لیے ہر وقت مصروف رہتا ہے اس لیے ہماری سوچ بھی تھوڑی بہت پیچھے مُڑ کر صدوم عمورہ کو دیکھنے لگتی ہے یا پھر ہمیں بھی مصر کی ہانڈیاں یاد آنے لگتی ہیں۔ میرا ایمان یہ ہے کہ کلامِ پاک کے صحائف میں ہماری مدد کے لیے اور ایسی بیماریوں کے علاج کے لیے بتایا گیا ہے کہ مسیح خداوند کو جو آسمان میں ہے اور خدا باپ کے دہنی طرف جو ہماری شفاعت کر رہا ہے اس کو تکتے رہو۔ ہمیں اپنی طرف سے اور اپنی کمزوریوں کی طرف سے نظریں اور توجہ ہٹا کر آسمان میں موجود مسیح خداوند کو تکنے کی عادت اپنانے کی ضرورت ہے۔ ہمیں روزانہ یہ یاد کرنے کی کوشش کرنی چاہیے کہ مسیح خداوند نہ صرف ہمارے لیے مُوا اور جی بھی اٹھا بلکہ وہ آسمان پر خدا باپ کے سامنے ہمارے لیے وکالت بھی کرتا ہے۔ پَولُس رسول کے ذہن میں یہی بات موجود تھی جب اس نے یہ لکھا، "کیونکہ جب باوجود دشمن ہونے کے خدا سے اس کے بیٹے کی موت کے وسیلہ سے ہمارا میل ہو گیا تو میل ہونے کے بعد تو ہم اس کی زندگی کے سبب سے ضرور ہی بچیں گے۔" (رومیوں 10:5) پھر پَولُس رسول ہمیں سمجھدار ہونے کا چیلنج دیتا ہے، "کون ہے جو مجرم ٹھہرائے گا؟ مسیح یسوع وہ ہے جو مر گیا بلکہ مُردوں میں سے جی بھی اُٹھا اور خدا کی دہنی طرف ہے اور ہماری شفاعت بھی کرتا ہے۔" (رومیوں 34:8) اور سب سے بڑھ کر جب اس نے عبرانیوں کا خط لکھا تو یہ آگاہی دی، "اسی لیے جو اس کے وسیلہ سے خدا کے پاس آتے ہیں وہ انہیں پوری پوری نجات دے سکتا ہے کیونکہ وہ ان کی شفاعت کے لیے ہمیشہ زندہ ہے۔" (عبرانیوں 25:7)۔ ہمارے دلوں کی تسلی کے لیے یہ باتیں کیسی زبردست ہیں کہ خدا باپ کے پاس ہمارا ایک وکیل ہے جو نہ کبھی اُونگھتا ہے اور نہ سوتا ہے جس کی آنکھیں ہمیشہ ہمارے اوپر لگی ہیں اور مسلسل ہمارے لیے شفاعت کرتا اور فضل حاصل کرتا ہے تاکہ ہر جگہ ہر روز اور سب لوگوں کے درمیان سب کاموں کے دوران ہماری مدد کرے وہ ہمیں کبھی نہیں بھولتا اور نہ کبھی چھوڑتا ہے، حتیٰ کہ ہم کبھی اسے نہ بھی یاد کر رہے ہوں تو بھی وہ ہمیں نہیں بھولتا اور نہ کبھی چھوڑتا ہے، اور جب ہم اپنی زندگی کی وادی میں کسی طرح کے عمالیقیوں سے جنگ کر رہے ہوں تو موسیٰ سے ایک بڑا ہے جو آسمان پر اپنے ہاتھ اٹھائے ہماری شفاعت کرتا رہتا ہے اور اس کی شفاعت کے وسیلے ہم ضرور فتح حاصل کریں گے۔

## اس کی مثال دیکھو

تیسری اہم بات یہ ہے کہ اگر ہم خداوند یسوع مسیح کو صحیح طور پر تک رہے ہیں تو ہمیں روزانہ اس کی زندگی کی مثال

کو بھی دیکھنا چاہیے کیونکہ وہ ہمارے لیے ایک معیار ہے۔ یعنی اس نے یہ کہا، "کیونکہ میں نے تم کو ایک نمونہ دکھایا ہے کہ جیسا میں نے تمہارے ساتھ کیا ہے تم بھی کیا کرو۔" (یوحنا 15:3) پَولُس رسول نے بھی ہمیں بتایا، "تم میری مانند بنو جیسا میں مسیح کی مانند بنتا ہوں۔" (ا۔کرنتھیوں 1:11) یوحنا رسول نے اس بات کو یوں بیان کیا ہے، "جو کوئی یہ کہتا ہے کہ میں اس میں قائم ہوں تو چاہیے کہ یہ بھی اسی طرح چلے جس طرح وہ چلتا تھا۔" (ا۔یوحنا 6:2) ہماری حتمی منزل جس کے لیے ہم اَزل سے چنے گئے ہیں وہ یہ ہے کہ "اس کے بیٹے کے ہم شکل ہوں" (رومیوں 29:8) ہم مسیحیوں کو چاہیے کہ اپنے مالک مسیح یسوع کے نقش قدم پر چلنے کی کوشش کریں جیسا وہ بڑھئی کی دکان سے کوہِ کلوری کی صلیب تک چلتا رہا۔ وہ ہمیشہ یکساں رہا، ہمیشہ پاک، بے ضرر، بے گناہ، محبت کرنے والا اور ہمیشہ اپنے کام اور کلام میں کامل بھی رہا۔ خداوند یسوع کی شخصیت میں بظاہر متضاد نظر آنے والی صفات کا انوکھا امتزاج بھی نظر آتا ہے یعنی جب وہ ریاکاری اور شخصی راستبازی کی مخالفت کرتے ہیں اور ساتھ ہی بڑے بڑے گناہگاروں کو قبول بھی کرتے ہیں۔ سنہدرن کے سامنے انتہائی حکمت سے گفت وشنید کرتے ہیں اور ساتھ ہی مسکینوں کو سکھاتے ہوئے انتہائی سادہ بھی رہے۔ اپنے کمزور شاگردوں کے ساتھ انتہائی تحمل کا مظاہرہ بھی کرتے اور ان کی کم اعتقادی پر ان کو ڈانٹتے بھی تھے۔ وہ ہمیشہ اردگرد کے بارے میں فکر کرتے، لوگوں سے بے لوث ہمدردی کرتے، خود انکاری کرتے، دعا کرتے، محبت اور شفقت سے پیش آتے، ہمیشہ اپنے باپ کی مرضی پوری کرنے میں لگے رہتے ہمیشہ اچھائی کرتے، مسلسل دوسروں کی خدمت کرتے مگر کبھی بھی دوسروں سے خدمت کی توقع نہ رکھتے۔ دنیا میں کون سا شخص ایسا ہوا ہے جو یسوع ناصری کی مانند چلے پھرے! اس نے کبھی جنگ نہیں کی مگر دلوں کو جیتا ہے۔ اس نے کبھی ہتھیار نہیں اٹھایا لیکن سچائی سے شیطان کو شکست دی۔ اس نے دوسروں کو بچانے کے لیے اپنی جان دے دی اس لیے کون یسوع مسیح کی مانند کبھی ہوا ہے؟ آیئے ہم کوشش کریں اور مسیح کو اپنے لئے مثال کے ساتھ ساتھ نجات کے طور پر بھی روزانہ دیکھیں۔ اور کوشش کرتے ہوئے دعا مانگیں کہ اپنے روزمرہ کے طرزِ عمل میں خداوند یسوع کے کردار کو اپنائیں اور اس کو اپنا معیار بھی بنائیں۔

## اس کی دوسری آمد کو تکتے رہو

چوتھی اہم بات یہ ہے کہ اگر ہم خداوند یسوع مسیح کو صحیح طور سے تک رہے ہیں تو پھر ہمیں امید اور تسلی کے سرچشمہ کے طور پر اس کی دوسری آمد یا آمدِ ثانی کا دل سے انتظار کرنا

چاہیے۔ جیسا کہ ابتدائی مسیحی ہمیشہ اپنے جی اٹھنے والے خداوند کی آمدِ ثانی کے منتظر رہتے تھے اور یہ سچائی کوئی ڈھکی چھپی نہیں۔ آپ کو عہدِ جدید کے خطوط پڑھنے سے اندازہ ہوجاتا ہے کہ اس وقت ابتدائی کلیسیاء کے ایمانداروں کی تسلی کی سب سے بڑی وجہ خداوند کی آمدِ ثانی کی امید ہے۔ وہ اس قدیم وعدے پر سختی سے قائم تھے، "یہی یسوع جو تمہارے پاس سے آسمان پر اٹھایا گیا ہے اسی طرح پھر آئے گا جس طرح تم نے اسے آسمان پر جاتے دیکھا۔" (اعمال 11:1) رومی بادشاہوں اور بت پرست حکمرانوں کے ہاتھوں اِیذا رسانیاں اور مشکلات برداشت کرنے کے دوران وہ ایک دوسرے کو اسی بات سے تسلی دیا کرتے کہ ان کا بادشاہ جلد واپس آئے گا اور ان کی التجاؤں کا جواب دے گا۔ ستانے والے اور ایذا دینے والے جلد ہی مٹا دیے جائیں گے اور عظیم چرواہا اپنی بھیڑوں کو اپنی حفاظت میں جمع کرلے گا۔ جیسا بائبل مقدس میں فرمایا گیا ہے، "ہم مُنجی کے منتظر ہیں۔۔۔ اس کے بیٹے کے آسمان پر سے آنے کے منتظر رہو۔" "اور اب بہت ہی تھوڑی مدت باقی ہے کہ آنے والا آئے گا اور دیر نہ کرے گا۔" "پس اے بھائیو! خداوند کی آمد تک صبر کرو۔" (فلپیوں 20:3؛ 1تھسل 10:؛ عبرانیوں 37:10 ؛ یعقوب 7:5) یہ ہر زمانے کے مسیحی کے لیے ایک قوی امید اور خوشی بھی ہے۔ اور میرا ایمان یہ ہے کہ آج کے اس اخیر اور برے زمانے میں مسیحیوں کے لیے جتنی تسلی کا باعث ہے اتنا شاید پہلے کے زمانے میں نہیں تھا۔ آج کی دیوالیہ دنیا کے حالات دیکھ کر کون ہے جو یہ کہے کہ اسے ایک نئی ترتیب کی ضرورت نہیں ہے؟ انسانی معاشرت اور اخلاقیات کی دیواریں بوسیدگی کا شکار ہوگئی ہیں ان کی اقدار کا سیمنٹ گر چکا ہے۔ ہر طرف بے سکونی، لاقانونیت، حسد، بد انتظامی، بداعتمادی، نفرت، شکوک، عدم اطمینان، ہر طرح کی برائیاں، جنگ وجدل، قحط، وبائی امراض، بے حیائی، بدکاری، کلیسیاؤں میں نفرت، بدعنوانی، تفرقہ بازی، اقربا پروری ، روحانی پژمردگی، دنیاوی طرزِ عمل اور رسوم ورواج، اور عالمی سطح پر اقوام بھی بے یقینی اور پریشانی کا شکار ہیں تو ایسی حالت یا حالات میں کون ہے جو اپنے ارگرد کے حالات سے دل میں کڑھتا نہیں؟ کہاں ہے وہ مسیحی جو یہ نہ کہے کہ کب تک اے خداوند، وفادار خدا کب تک ہمیں رونا اور کراہنا ہوگا۔ کب تک اپنے زخموں پر مرہم پٹی کرنا ہوگا، کب تک تعلیم دینا ہوگا، کب تک سکھانا، جدا ہونا، دفنانا اور ماتم کرنا ہوگا؟ آخر کب تک؟

میرا یقین یہ ہے کہ دنیا کے ان تمام حالات میں شخصی یا اجتماعی طور پر ہمیں ان پریشانیوں سے بچنے کے لیے ''خداوند یسوع کی آمدِ ثانی'' پر اپنی نگاہیں لگائے رکھنی

ہیں ایک بار پھر کہوں گا کہ ہمیں، ''خداوند یسوع کے منتظر رہنا چاہیے۔'' ہمیں اس بابرکت حقیقت کو سمجھنا اور ادراک کرنا چاہیے کہ کائنات کا حقیقی بادشاہ جلد واپس آ رہا ہے اور اپنے لوگوں کو قبول کرے گا اور پرانے دشمن اور غاصب شیطان کو جلد کچل ڈالے گا اور زمین کی تمام لعنت کو مٹا دے گا۔ اس لیے آؤ ہم روزانہ مُردوں کے جی اٹھنے، مقدسوں کے جمع ہونے، دکھ اور گناہ کے خاتمے، ہر چیز کے بحال ہونے، اور نئی بادشاہی کے آغاز ہونے کا انتظار کریں جس کی حکمرانی راستبازی سے ہوگی۔ اس لیے اپنی بڑی امید کو مسیح خداوند کی دوسری آمد پر قائم کرنا سیکھیں اور اسی انتظار میں جیسے صبح کا انتظار پہرے دار کرتا ہے ویسے ہی اعتماد سے کام کریں اور انتظار کریں اور یقینی طور پر جان لیں کہ عین وقت پر خدا باپ کے جلال کے لیے آفتابِ صداقت (سچائی کا سورج) (خورشیدِ حق) طلوع ہوگا اور اس کی کرنوں میں شفا ہوگی۔

آپ کی مسیحیت اور مسیحی ایمان کا کلیدی اور مرکزی حصہ یہ ہونا چاہیے کہ، ''یسوع کو تکتے رہیں!'' یسوع کا مرنا، یسوع کا چلنا پھرنا، یسوع کا شفاعت کرنا، اور یسوع کا واپس آنا ہماری مرکزی ایمان اور عقیدہ ہو۔ اگر آپ اپنی دوڑ کے اختتام پر یسوع کو حاصل کرنا چاہتے ہیں تو اپنی نگاہیں یسوع پر مضبوطی سے جمالیں، اس کا اپنے آپ سے عہد کریں اور اپنی توجہ کا مرکز خداوند یسوع کو بنائیں اور اپنی دوڑ میں صبر سے دوڑیں، اپنی روحانی کشتی ایمان سے لڑتے رہیں، اپنی جگہ پر مضبوطی سے قائم رہیں، اور اپنے دور کے لوگوں کی خدمت کرتے رہیں جیسے ان لوگوں نے کی جو ''یسوع کو تکتے رہے۔'' جب تک زندہ ہیں تو اس کو تکتے رہیں اور جب انتقال کر جائیں گے تو روبرو دیکھیں گے۔ اور جب آخری اور عظیم ترین مجمع ایمانداروں کا جمع ہوگا تو پھر ہم بڑی خوشی اور شادمانی سے ایمان کی جگہ روبرو دیکھیں گے، اور ویسے دیکھے جائیں گے جیسا ہم نے دیکھا، ویسے پہچانے جائیں گے جیسا ہم نے پہچانا! عزیز! آپ کیسے تیاری کر رہے اور یسوع کو تک رہے ہیں؟

ایسے لوگوں کی دعائیں جو خدا سے باغی ہوں، خدا کے نام کے الٹ چل کر جان بوجھ کر خدا کو ناراض کرتے ہیں ان کی دعائیں خدا نہیں سنتا۔ مگر خدا اپنے فرزندوں، یعنی بیٹوں اور بیٹیوں کی دعائیں ضرور سنتا اور ان کا جواب دیتا ہے ہر ایک جو پورے دل سے خدا کا طلبگار ہو کر اس سے دعا مانگتا ہے خدا اس کی ضرور سنتا اور جواب دیتا ہے۔ کوئی بھی حقیقی اور صحیح دعا، رائیگاں نہیں جاتی۔

# محبت ہی نشان ہے

## Love is the Sign

محبت ایک نشان ہے۔ مزید کہوں تو محبت ہی نشان ہے۔ جو خدا سے پیدا ہوا ہے اس میں یہ موجود ہے۔ یہ نئی پیدالیش کا نشان ہے۔ جو محبت رکھتا ہے وہ خدا سے پیدا ہوا ہے۔ اور جو محبت نہیں رکھتا وہ خدا کو نہیں جانتا۔ ہم جانتے ہیں کہ موت سے نکل کر زندگی میں داخل ہو گئے ہیں کیونکہ محبت رکھتے ہیں۔ عجیب کام اور معجزات دکھانا نشان نہیں ہیں، نہ ہی آدمیوں یا فرشتوں کی زبانیں بولنا نشان ہیں، نہ ہی وہ ایمان جو پہاڑوں کو ہٹادے وہ نشان ہے، نہ ہی بھوکوں کو کھانا کھلانے کی شفقت نشان ہے، نہ ہی اپنے ایمان کی وجہ سے آگ میں جلایا جانا، خون بہایا جانا یا کسی بھی طرح سے شہید کیے جانا نشان ہے۔۔۔ ان سب چیزوں کی اہمیت اور مقام ضرور ہے مگر یہ سب نشان نہیں ہیں۔ وہ تو کچھ اور ہی ہے، وہ تو خدا کی طرف سے ہمارے دلوں میں اتاری گئی سلگتی، بھڑکتی، چمکتی، پاکیزہ اور الٰہی محبت ہے۔

## کس سے محبت کرنی ہے

تین قسم کے لوگ ہیں جن سے ہمیں محبت کرنی ہے۔

**اول ہمارے پڑوسی:** لیکن میرا پڑوسی کون ہے؟ یہ سوال وقت کے آغاز جتنا پرانا ہے۔ خداوند یسوع کے دنوں میں بھی پوچھا گیا تو خداوند یسوع نے اس قدیمی سوال کا جواب نیک سامری کی تمثیل سنا کر دیا۔ آپ اسے دوبارہ پڑھیے۔ (لوقا 10:25-27) ایک یہودی شخص (سامریہ کے علاقے) یریحو کی راہ پر زخمی حالت میں پڑا ایک یہودی کو ملتا ہے اور یہودی سامریوں سے شدید نفرت رکھتے تھے اور وہ زخمی شخص اپنے ہی لوگوں سے اس حال کو پہنچا تھا اور اگر وہ مر گیا تو ڈاکو قاتل ٹھہرنے والے تھے۔ لیکن وہ یہودی اسے چھوڑ گیا اور ذرا خیال نہ کیا کہ وہ اس کے اپنے علاقے کا شخص ہے اسی طرح اس کے علاقے کے بھائی لاوی اور کاہن نے ابھی اسے نظر انداز کیا اور گزر گئے۔ لیکن پھر یہودیوں کے دشمن ایک سامری نے اس شخص کو زخمی حالت میں پڑے دیکھا تو اس کے زخموں کو باندھا اور اس پر ترس کھایا اور اپنے جانور پر لاد کر سرائے میں لے گیا اور اس کی خبر گیری کی اور وعدہ کیا کہ علاج پر جو خرچ آئے گا وہ آ کر ضرور ادا کرے گا مگر اس کو بالکل تندرست ہونا چاہیے۔ ایک دشمن ایسا رویہ رکھتا ہے۔ یہی خدا کی محبت ہے۔ آپ کا پڑوسی کوئی بھی ہو سکتا ہے اس کے رنگ، نسل اور زبان یا ذات پات سے کوئی فرق نہیں پڑتا۔ بس وہ دکھ میں تنگی میں یا پریشانی میں ہے تو وہ ہمارا پڑوسی ہے جس سے ہمیں محبت دکھانی ہے۔

**دوم، اپنے بھائیوں سے محبت:** میرا بھائی کون ہے؟ جو بھی خدا سے پیدا ہوا وہ میرا بھائی ہے۔ نئی پیدالیش اسے خدا

کے خاندان کا حصہ بنا دیتی ہے اور ہم سب اس کے بادشاہی گھرانے میں شامل ہیں۔ دوسری بار پیدا ہونے والے سب آپس میں بھائی بہن ہیں چاہے کسی قوم، رنگ، نسل، زبان یا جگہ سے تعلق کیوں نہ رکھتے ہوں اگر وہ مسیح یسوع کے وسیلہ آسمان سے نئی پیدایش پاتے ہیں تو سب آپس میں بہن بھائی ہیں۔ مجھے سب سے محبت رکھنی ہے۔ **"اگر کوئی کہے کہ میں خدا سے محبت رکھتا ہوں اور وہ اپنے بھائی سے عداوت رکھے تو جھوٹا ہے--- جو کوئی خدا سے محبت رکھتا ہے وہ اپنے بھائی سے بھی محبت رکھے۔"** (ا۔یوحنا4:20-21) ہم اکثر اپنے بہن بھائیوں سے محبت کے بارے میں زیادہ توجہ نہیں دیتے اور محبت کرنے میں پیچھے رہ جاتے ہیں۔

**سوم، اپنے دشمن سے محبت:** ہماری محبت کا دائرہ تین حصوں پر محیط ہے جن میں ہمارے پڑوسی، ہمارے بہن بھائی اور ہمارے دشمن شامل ہیں۔ مسیح میں اپنے بہن بھائیوں سے محبت دکھانا خوشی کا باعث ہے اور ضرورت مند پڑوسی سے محبت ہماری شفقت کی وجہ سے ہوتی ہے مگر اپنے دشمنوں سے محبت شاید کسی دباؤ کی وجہ سے ہوسکتی ہے جب تک کہ ہمارے دل خدا کی محبت سے معمور نہ ہوں۔ دشمنوں سے محبت کے لیے پاکیزہ اور الٰہی محبت کی تپش کا ہونا بہت ضروری ہے جیسے خدا نے ہم سے محبت رکھی۔ کوئی بے حسی یا لاتعلقی سے نہیں بلکہ وہی پرجوش اور عملی محبت ہونی چاہیے جیسی ہم بھائیوں سے محبت دکھاتے ہیں۔ کس طرح یہ اظہار ہوگا؟ اگر وہ بھوکا ہے تو اسے روٹی کھلائیں اور پیاسا ہے تو اس کے منہ تک پانی کا گلاس پہنچائیں۔ بائبل مقدس واضح طور پر فرماتی ہے، **"اگر تیرا دشمن بھوکا ہو تو اسے کھانا کھلا۔ اگر پیاسا ہو تو اسے پانی پلا---"** (رومیوں20:12)

خدا مختلف تجربات کے ذریعے ہماری حوصلہ افزائی اور راہنمائی کرے گا کہ ہم کیسے دعا مانگیں تا کہ ہمیں یقین ہو کہ خدا ہماری دعاؤں کو ضرور سنتا ہے اور تجربہ بڑھنے کی وجہ سے ہماری دعائیں مزید بہتر ہوتی جائیں گی۔ جیسے کہ دو افراد اکٹھے رہتے ہوں اور دونوں دعائیہ سُورما ہوں اور دونوں دعا مانگیں، ایک یہ کہے کہ ''اے خدا بارش ہو'' اور دوسرا کہے کہ ''اے خدا موسم صاف رہے'' تو بتایئے کہ خدا دونوں کا جواب بیک وقت کیسے دے گا؟ اب دونوں ہی خدا کے وعدے پر یقین رکھتے اور دونوں نے خواہش بھی عجیب کردی کہ ایک دوسرے کے الٹ مانگا تو پھر ہمیں یاد رکھنا چاہیے کہ کلامِ خدا میں لکھا ہے کہ **"خدا ہر ایک معاملے میں سچا ٹھہرے"** (رومیوں4:3)۔ اور ایسا ہی ہوتا ہے۔

# محبت

## Love

”میں تمہیں ایک نیا حکم دیتا ہوں کہ ایک دوسرے سے محبت رکھو کہ جیسے میں نے تم سے محبت رکھی تم بھی ایک دوسرے سے محبت رکھو۔ اگر آپس میں محبت رکھو گے تو اس سے سب جانیں گے کہ تم میرے شاگرد ہو۔“ (یوحنا13:34-35)

”محبت اپنے پڑوسی سے بدی نہیں کرتی اس واسطے محبت شریعت کی تعمیل ہے۔“ (رومیوں 10:13)”اے عزیزو! جب خدا نے ہم سے ایسی محبت کی تو ہم پر بھی ایک دوسرے سے محبت رکھنا فرض ہے۔۔۔“ ”اگر ہم ایک دوسرے سے محبت رکھتے ہیں تو خدا ہم میں رہتا ہے اور اس کی محبت ہمارے دل میں کامل ہو گئی ہے۔“(ا۔یوحنا4:11-12)

ہر ایک مسیحی کو یہ بات دل سے سمجھنے کی کوشش کرنی چاہیے کہ خداوند یسوع نے آسمان پر جانے سے پہلے یہ منفرد حکم ظاہر کیا کہ خداوند کے شاگرد کی سب سے اہم صفت برادرانہ محبت ہے۔ اس لیے ہر مسیحی کو خداوند کا شاگرد ہونے کے ناطے پورے دل سے اس کا حکم ماننے کی ضرورت ہے۔ لیکن اس حکم کو ماننے یعنی برادرانہ محبت پر پورے طور پر عمل کرنے کے لیے کچھ خاص باتوں کو سمجھنا انتہائی ضروری ہے؟

**بھائیوں کی محبت خدا باپ کی محبت سے پیدا ہوتی ہے:**

روح القدوس کے وسیلہ خدا باپ کی محبت ہمارے دلوں میں انڈیلی گئی ہے اور ہم پر ظاہر کی گئی ہے تا کہ یہی محبت ہماری جانوں کا لنگر اور خوشی بن جائے۔ کیونکہ خدا کے لیے ہماری محبت، خدا کی بخشی ہوئی محبت سے پیدا ہوتی ہے۔ اور اسی محبت کے وسیلے ہم برادرانہ محبت رکھتے ہیں۔ اپنی کوشش سے ہمیں برادرانہ محبت رکھنے کی ضرورت نہیں کیونکہ ہم ایسا نہیں کر سکتے۔ بلکہ روح القدوس پر یقین رکھیے کیونکہ یہ محبت اسی کے وسیلہ ہمارے دلوں میں اُنڈیلی گئی ہے اس لیے وہ ہمیں برادرانہ محبت رکھنے کے قابل کرتا ہے۔ کبھی یہ مت کہیے کہ ”مجھے محبت محسوس نہیں ہو رہی اس لیے میں معاف نہیں کر سکتا۔“ آپ کا فیصلہ آپ کے احساسات و جذبات پر منحصر نہیں ہونا چاہیے۔ بلکہ یہ آپ کا فرض ہے کہ آپ خدا پر ایمان رکھتے ہوئے حکم مانیں تو وہ آپ کو اس حکم کو پورا کرنے کی قوت بخشے گا۔ خدا باپ کی فرمانبرداری کے لیے اپنی مرضی سے روح القدوس کی قدرت پر ایمان رکھتے ہوئے یہ کہنا شروع کیجیے، ”میں محبت رکھوں گا اور معاف کروں گا۔“ تو پھر آپ کے

احساسات بھی آپ کے ایمان کے پیچھے چل پڑیں گے۔ اور خدا باپ کا فضل آپ کو اس کی مرضی پوری کرنے کی قوت دے گا۔

**برادرانہ محبت کا پیمانہ اور اصول خداوند یسوع کی محبت میں ہے:** ''میرا حکم یہ ہے جیسے میں نے تم سے محبت رکھی تم بھی ایک دوسرے سے محبت رکھو۔'' ابدی زندگی جو ہم میں کام کرتی ہے وہ خداوند یسوع کی زندگی ہے اور وہ زندگی صرف انہی اصولوں پر کام کرتی ہے جن کے تحت خداوند یسوع چلتا تھا۔ اس میں وہی قوت کام کرتی ہے جو خداوند یسوع میں کام کرتی تھی۔ یعنی خداوند یسوع خود ہم میں رہتا ہم سے پیار کرتا اور ہمارے وسیلہ دوسروں سے پیار کرتا ہے۔ ہمیں اس زندگی، محبت اور اپنے خداوند پر ایمان رکھنے کی ضرورت ہے اور ویسے ہی چلنے کی ضرورت ہے جیسے وہ چلتا تھا۔ کیا آپ اس نجات کی سچائی اور قدرت پر ایمان رکھتے ہیں اور اگر ایمان رکھتے ہیں تو پھر ویسے ہی محبت رکھیے جیسے خداوند یسوع رکھتا تھا۔

**برادرانہ محبت حقیقی اور عملی ہو:** مسیح خداوند میں قوت ہمیں ایمان سے حاصل ہوتی ہے جو محبت کی راہ سے کام کرتا ہے۔ یہ صرف مسیح خداوند جیسی ان صفات کے ذریعہ ہی کام کرتا ہے جن کا ذکر کلامِ خدا میں کیا گیا ہے (آیئے) پہلا کرنتھیوں 13 : 4 - 7 میں خداوند کی دی گئی جلالی صفات پر غور کرتے ہیں۔ ان میں شفقت، تحمل اور رحم کی ترغیب دی گئی ہے۔ اپنے چال چلن میں ہر حال میں ان صفات کو ظاہر کرنا ہم مسیحیوں کی ذمہ داری ہے تا کہ مسیح کی محبت ظاہر کر سکیں۔ اپنی محبت کو ایک مددگار اور قربانی دینے والی محبت بننے دیں۔ خداوند یسوع کی مانند خدا کے سب بیٹوں اور بیٹیوں کو تھام کر رکھیے چاہے وہ کتنے ہی گناہگار کیوں نہ ہوں۔ ان کے لیے آپ کی محبت آپ کو سب لوگوں سے محبت کرنا سکھائے۔ اپنے خاندان، کلیسیا اور دنیا کو عملی طور پر دکھائیں کہ آپ کے اندر ''محبت افضل ہے۔'' (۱۔کرنتھیوں 13:13)

سب پر ظاہر ہو کہ خدا کی محبت آپ میں کثرت سے آزادانہ طور پر کام کر رہی ہے۔ میرے عزیز مسیحیو! خدا محبت ہے اور خداوند یسوع محبت بھرا تحفہ ہے تا کہ ہم میں خدا جیسی محبت بھری زندگی کو قائم کر دے۔ اگر آپ اس محبت بھرے ایمان میں چلیں گے تو کبھی شکایت نہیں کریں گے کہ آپ میں محبت کی قوت نہیں محبت کا روح آپ کو محبت بھری زندگی بسر کرنے کی قوت دے گا۔

**دعا:** پیارے منجی میں واضح طور پر سمجھ گیا / گئی ہوں کہ ہماری نئی زندگی مکمل طور پر محبت بھری ہے۔ تو محبت کرنے والے خدا کا محبت بھرا بیٹا ہے۔ اور ہمارے لیے محبت بھرا تحفہ بھی ہے تا کہ ہمیں خدا کی محبت سے متعارف کروائے

اور پھر ہمارا بسیرا اور مسکن بھی اس میں بنادے۔ اور روح القدوس کو اس لیے صادر کیا ہے کہ وہ ہمارے دلوں میں خدا کی محبت انڈیلے اور ہمارے اندر سے خدا کے لئے، ایمانداروں کے لیے اور سب نسلِ انسانی کے لیے محبت کی ندیاں جاری کرے۔ اے خداوند! میں حاضر ہوں جس کو تو نے اپنی محبت کے وسیلہ نجات بخشی اور مجھے خوب توفیق دے کہ اس محبت کے لیے زندگی بسر کروں اور اس کے زور میں چلوں تا کہ سب سے محبت کر سکوں اور معاف کر سکوں۔ یسوع مسیح کے نام میں: آمین!

میں کس طرح کوشش کروں کہ اس حکم پر عمل کر سکوں؟ سوچیئے اور عمل کیجیے! خداوند آپ کو برکت دے۔!

ایسے لوگوں کی دعائیں جو خدا سے باغی ہوں، خدا کے نام کے الٹ چل کر جان بوجھ کر خدا کو ناراض کرتے ہیں ان کی دعائیں خدا نہیں سنتا۔ مگر خدا اپنے فرزندوں، یعنی بیٹوں اور بیٹیوں کی دعائیں ضرور سنتا اور ان کا جواب دیتا ہے ہر ایک جو پورے دل سے خدا کا طلبگار ہو کر اس سے دعا مانگتا ہے خدا اس کی ضرور سنتا اور جواب دیتا ہے۔ کوئی بھی حقیقی اور صحیح دعا، رائیگاں نہیں جاتی۔ کیوں پَولُس کا وہ بیان یاد رکھیں کہ، "سب چیزیں تمہاری ہیں --- اور تم مسیح کے ہو---" (۱۔کرنتھیوں 3:21-23)

# پاکیزگی

## Holiness

"لیکن تم اس کی طرف سے مسیح یسوع میں ہو جو ہمارے لیے خدا کی طرف سے حکمت ٹھہرا یعنی راست بازی اور پاکیزگی اور مخلص۔" (۱۔کرنتھیوں 1:30) "جس طرح تمہارا بلانے والا پاک ہے اسی طرح تم بھی اپنے سارے چال چلن میں پاک بنو۔ کیونکہ لکھا ہے کہ پاک ہو اس لیے کہ میں پاک ہوں۔" (۱۔پطرس 1:15-16)

"--- کیونکہ خدا نے تمہیں ابتدا ہی سے چن لیا تھا کہ روح کے ذریعہ سے پاکیزہ بن کر اور حق پر ایمان لا کر نجات پائو۔" (۲۔تھسلنیکیوں 2:13)

خدا نے ہمیں نہ صرف نجات کے لیے چنا اور بلایا ہے بلکہ پاکیزگی یعنی نجات میں پاکیزہ زندگی بسر کرنے کے لیے بلایا ہے۔ جو ان عمر مسیحیوں کو صرف مسیح میں محفوظ ہی نہیں رہنا بلکہ مسیح میں پاک بھی رہنا ہے۔ نجات اور حفاظت صرف پاکیزگی میں ہی حاصل ہوتے ہیں۔ جو مسیحی یہ سوچتا ہے کہ اس کی نجات کا مطلب صرف حفاظت ہے پاکیزگی نہیں وہ اپنے آپ کو دھوکہ دے رہا ہے۔ اس لیے

اے جوانو! خدا کا کلام سنو: ''اپنے سارے چال چلن میں پاک بنو۔'' سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ میں کیوں پاک بنوں؟ کیونکہ جس نے آپ کو بلایا ہے وہ آپ کو یہ کہتا ہے کہ میرے ساتھ رفاقت رکھو اور میری مانند پاک بنو جیسا میں پاک ہوں۔ کوئی شخص دعویٰ کرے کہ وہ خدا میں محفوظ ہے اور پاکیزگی اختیار نہ کرے تو وہ کیسا محفوظ یا نجات یافتہ ہے؟ پاکیزگی، خدا کی سب سے عظیم اور جلالی صفت ہے۔ اس کی پاکیزگی میں ہی اس کی راستبازی اور محبت یکجا ہوتے ہیں۔ اس کی پاکیزگی گناہ کرنے والوں کے خلاف اس کی غیرت کی آگ ہے۔ اور اسی پاکیزگی کے ذریعے وہ خود گناہ سے دور ہے اور اپنے پیار کرنے والوں کو بھی گناہ سے پاک رکھتا ہے۔ کیونکہ وہ اسرائیل کا قدوس اور نجات دینے والا ہے اور اپنے لوگوں کے درمیان رہتا ہے۔ خدا نے ہمیں ناپاکی سے یعنی ہر گناہ سے نجات بخشی ہے تاکہ ہمیں اپنی پاکیزگی میں رفاقت عطا کرے۔ ہم اس کی محبت اور نجات میں اسی وقت قائم رہ سکتے ہیں جب ہم اس کی پاکیزگی میں شریک ہوتے ہیں۔ میرے عزیز جوانو، پاک بنو کیونکہ تمہارا بلانے والا پاک ہے۔ اکثر یہ پوچھا جاتا ہے کہ مجھے کیسی پاکیزگی اختیار کرنے چاہیے؟ اس کا جواب بہت سادہ اور آسان ہے کہ مسیح خداوند ہماری پاکیزگی ہے۔ مسیح جیسی زندگی رکھنا اور بسر کرنا ہی ہماری پاکیزگی ہے۔ مسیح میں ہماری پاکیزگی ہے اور ہم اس میں پاک ہوتے ہیں۔ مسیح میں ہمیں مسلسل پاک ہوتے رہنا ہے۔ مسیح کی قدرت اور جلال ضرور ہے کہ ہماری پوری زندگی میں نظر آئے۔ پاکیزگی، صفائی سے کہیں بڑھ کر ہے۔ بائبل مقدس کے پاک صحائف میں واضح طور پر لکھا ہے کہ صفائی کے بعد پاکیزگی حاصل ہوتی ہے۔ صفائی کا مطلب ہے ہر برائی اور گناہ سے چھٹکارا۔ اور پاکیزگی کا مطلب ہے اس خالی جگہ کو اچھی اور الٰہی چیزوں سے بھرنا یعنی یسوع کی عادات اپنانا پاکیزگی دراصل یسوع کی مانند بننا یا اس کی صورت پر ڈھلنا ہے۔ اس کا مطلب ہے دنیا خواہشات سے اپنے آپ کو الگ کرنا اور پاک خدا کے روح اور حضوری سے معمور ہوتے جانا۔ خیمہ اجتماع پاک تھا کیونکہ وہاں خدا کی حضوری موجود تھی۔ ہم بھی خدا کا مقدس ہیں اور پاک ہیں کیونکہ خدا ہم میں رہتا ہے۔ مسیح کی زندگی ہماری پاکیزگی ہے۔

اور ہم پاک کیسے بنتے ہیں؟ روح القدوس ہمیں پاک کرتا ہے۔ وہ قدوس روح ہے اس لیے ہمیں بھی مقدس کرتا ہے۔ وہ ہم میں مسیح کو ظاہر کرتا اور اسے جلال بخشتا ہے۔ اسی کے وسیلے مسیح ہم میں رہتا اور اس کی پاک قدرت ہم میں کام کرتی ہے۔ روح القدوس کے وسیلہ ہم جسمانی کاموں پر غالب آتے اور انہیں نیست کرتے ہیں اور اسی

کے وسیلہ خدا کی مرضی اور کام دونوں ہم میں اور ہمارے وسیلہ ظاہر ہوتے ہیں۔ ہم کیا کریں کہ روح القدوس کے وسیلہ مسیح کی پاکیزگی حاصل کر سکتے ہیں؟ خدا نے ہمیں روح کے پاک کرنے اور حق پر ایمان لانے کے وسیلہ نجات کے لیے چن لیا ہے۔ مسیح کی پاکیزگی ایمان کے وسیلہ حاصل ہوتی ہے۔ لیکن قدرتی طور پر بھی ایک خاص بات یہ ہے کہ پاکیزہ بننے کے لیے بھی پہلے خواہش کا ہونا ضروری ہے۔ ہمیں اپنے تمام جسمانی اور روحانی گناہوں کا اقرار کر کے پاک ہونا چاہیے اور ان کو خدا کے حوالے کرنا چاہیے جو انہیں یسوع کے پاک خون سے دھو ڈالے گا۔ پھر یہ ایمان رکھنا چاہیے کہ مسیح ہماری پاکیزگی ہے اور اس کی معموری سے ہم یہ سچائی حاصل کرتے ہیں۔ کیونکہ وہ ہماری پاکیزگی اور راستبازی کا کفارہ ہے۔ ہمیں پورے دل سے یہ بھی ایمان رکھنا چاہیے کہ وہ واقعی اور بڑی قدرت سے ہمارے وسیلہ کام کرے گا تا کہ خدا کا جلال ظاہر ہو۔ اسی ایمان کے تحت ہمیں ہر روز خدا کی قدرت حاصل ہوتی ہے۔ خدا نے ہمیں اپنی روح اس لیے دی ہے تا کہ اپنی پاک زندگی دے کر ہماری پرانی گناہ آلودہ زندگی کو یسوع کی زندگی سے تبدیل کر سکے۔ عزیز جوانو! اور یہی ثالوث خدا آپ کو پاک کرتا ہے۔ خدا باپ ہمیں یسوع دے کر پاک کرتا ہے اور اس میں قائم کرتا ہے۔ خدا بیٹا ہمارا عوضی بن کر ہمیں پاک کرتا اور ہمیں روح القدوس دیتا ہے۔ روح القدوس ہمیں خدا بیٹے کی صورت پر ڈھال کر پاک کرتا اور ہمیں خدا کا مقدس بناتا ہے تا کہ خدا باپ اور بیٹا اس میں رہ سکیں۔ پاک بنو کیونکہ خدا پاک ہے۔

دعا: اے خداوند خدا، اسرایل کے قدوس کیا تحفہ تیری نذر کروں کہ تو نے اپنا اکلوتا بیٹا تحفے میں دے دیا تا کہ ہماری پاکیزگی بنے اور ہمیں پاکیزہ کرے۔ اور تیرے روح القدوس کے لیے تیرا کیسے شکر ادا کروں جو یسوع کی پاکیزگی مجھے عطا کرتا ہے؟ خداوند مجھے سمجھ دے کہ پاک بنوں جیسے کہ تو پاک ہے۔ آمین۔

ہمارا خداوند یسوع خود ہماری شفاعت کرتا رہتا ہے (عبرانیوں 25:7) اور پھر پاک روح آہیں بھر بھر کر ہماری شفاعت کرتا ہے (رومیوں 26:8) اور خدا باپ ان کو ''انکار'' نہیں کر سکتا۔ لیکن ہمارے خداوند نے ہمیں دعا مانگنے کو اسی لیے بولا تا کہ ہم خدا کی مرضی کے مطابق دعا مانگیں۔ پولُس کی مثال ہمارے سامنے ہے۔ وہ پاک روح سے معمور شخص تھا اور وہ کہتا ہے کہ ''ہم میں مسیح کی عقل ہے۔'' اس کے باوجود تین بار اس کی دعا کو خدا نے منظور نہیں کیا۔ یہی واحد درخواست اس کی نہیں سنی گئی جس کا تعلق اس کی اپنی ذات سے تھا، بہت سے دعا گو مسیحی اس بات سے اتفاق کریں گے کہ خدا نے ان کی کسی خاص بات یا درخواست کو منظور نہیں کیا۔ کیونکہ ممکن ہے کہ ہم اپنے فیصلے میں خدا کی مرضی پر پورا نہ اتر رہے ہوں۔

# کیا تو مجھ سے محبت رکھتا ہے؟

## Lovest Thou Me?

مردوں میں سے جی اٹھنے کے بعد خداوند یسوع نے پطرس سے ایک چبھتا ہوا سوال پوچھا جو شاید ہمیں بھی پطرس کی طرح لگے کہ شاید اس نے جو انکار کیا تھا اس لیے یہ سوال خداوند نے کیا ہے مگر کیا واقع ایسا ہے؟ آیئے جانتے ہیں: "یسوع نے شمعون پطرس سے کہا اے شمعون یوحنا کے بیٹے کیا تو ان سے زیادہ مجھ سے محبت رکھتا ہے؟ اس نے اس سے کہا ہاں خداوند تو تو جانتا ہی ہے کہ میں تجھے عزیز رکھتا ہوں۔۔۔" (یوحنا 17,15:21)۔

اس سے زیادہ تکلیف دہ بات کوئی نہیں ہوتی جب ہمارا دوست ہماری وفاداری اور دوستی پر شک کرے۔ لیکن خداوند یسوع نے زور دیتے ہوئے تین بار یہی سوال پوچھا کہ تین بار اس نے انکار کیا تھا تاکہ تین بار اس کا اقرار ہو جائے۔

## محبت میں ناکامیاں؟

آیئے اب جانتے ہیں کہ کیا ہم پطرس کی طرح ناکام نہیں ہوتے اور پھر خداوند کا یہ سوال ہمارے لیے نہیں ہے۔ یہ سوال سختی سے نہیں بلکہ نرمی اور شفقت سے خداوند پوچھتا ہے تاکہ ہم اپنی ناکامیوں اور انکار کرنے کی صورتوں کو پہچانیں اور آخر کار یہ سوال ہمارے دل تک پہنچ جائے۔ کیونکہ خداوند یسوع مسیح سے محبت میں ناکامی ہماری کمزوریوں اور نااہلیوں کی وجہ سے ہوتی ہے۔ ہماری خود غرضی اور دوسری چیزوں کو یسوع مسیح پر ترجیح دینے سے یہ صورتحال پیدا ہوتی ہے۔ کیا ایسا نہیں ہے؟ لیکن پھر بھی ہماری ناکامیاں ہمارے لیے ایسے مواقع پیدا کرتی ہیں کہ ہم اس سے زیادہ محبت رکھیں۔ وہ کتنی بار ہماری غلطیاں معاف کرتا ہے، کتنی دیر سے وہ ہمیں سنبھالے ہوتا ہے، کتنی دیر وہ ہماری کوتاہیاں برداشت کرتا رہتا ہے، کتنی دیر وہ تحمل کرتا رہتا ہے کہ ہم وہ سب سیکھ جائیں جو وہ ہمیں سکھانا چاہتا ہے تاکہ اس کی مرضی کے مطابق اس کے رحم اور ترس سے ہم صحیح طور پر فیض یاب ہو سکیں۔ اور اس مقام تک پہنچ جائیں جس میں ہمیں اپنی کمزوریاں، ناکامیاں، کوتاہیاں اور بے وقتی خداوند کے دکھوں اور عظیم محبت اور تحمل میں چھپی ہوئی نظر آئیں۔ اس لیے وہ ہم سے بھی یہ سوال کر رہا ہے "کیا تو مجھ سے محبت رکھتا ہے؟"

## ہماری محبت پر اس کا دعویٰ

یسوع کے سوال میں ہماری محبت پر اس کا دعویٰ بھی پوشیدہ ہے۔ اس کا "مجھ سے" کہنا ہماری ذات سے اولین عقیدت کا تقاضا کر رہا ہے وہی ایسی ذات ہے جو اپنے بارے میں مبالغہ آرائی کے بغیر ہماری محبت کا تقاضا ہم

سے کرسکتا ہے۔ کہ وہ ہمارے لیے کیا حیثیت رکھتا ہے، کیونکہ اس نے ہماری محبت کے لیے آسمان اور خدا کے تخت کو چھوڑا اور سب سے کم تر مقام پر اتر آیا اور اس حد تک شرمندگی بلکہ صلیبی موت بھی ہمارے لیے قبول کر لی۔'' کیونکہ اس نے ہمارے حالات اور زندگی سے قبل ہی ہماری جانوں سے محبت رکھی۔ اس نے ہمیں خلق کیا، ہمارا نام لے کر بلایا کہ ہم اسے جانیں اور اس کا فضل حاصل کریں۔ اس نے ہمیں تعلیم دی، ہماری راہنمائی کی، ہمیں چھڑایا تا کہ ہمیں بحال کرائے۔ اور صحت بخشی، تکالیف میں سے نکالا، گناہ سے خلاصی دی۔ اور اپنی معموری میں بلایا اور اپنے لا انتہا جلال کے موافق اپنی دولت میں شامل کیا اور اپنی خدمت اور بادشاہی عطا کی۔ وہی ہستی آپ سے کہہ رہی ہے، ''کیا تو مجھ سے محبت رکھتا ہے؟''

وہ جو سب سے حسین ہے، جلالی ہے، کامل ہے، از بس خوبصورت ہے۔ وہ اپنی ہی بنائی ہوئی مخلوق سے جس کو اس نے اپنا فضل اور جلال دینے کے لیے بلایا ہے اس سے کیوں کر پوچھے گا۔ ''کیا تُو مجھ سے محبت رکھتا؟'' وہ آپ سے یہ کیوں کر پوچھے گا کہ، ''کیا تو مجھ سے محبت رکھتا ہے؟'' حالانکہ اس نے آپ کو نجات دے کر اپنی قربت اور رفاقت میں بلایا ہے۔ کیا آپ کو نہیں لگتا یہ کتنے بڑے دکھ کی بات ہے کہ یہ سوال خداوند کو پوچھنے کی ضرورت کیوں پڑی۔ میرا تو دل ہی ٹوٹ گیا ہے کہ خداوند نے یہ سوال پوچھا جیسا پطرس کا دل ٹوٹ گیا تھا جب یہ پوچھا گیا کہ ''کیا تو مجھ سے محبت رکھتا ہے؟''

## کیا ان سے بڑھ کر؟

''کیا تو ان سے بڑھ کر مجھ سے محبت رکھتا ہے؟'' خداوند کے اس سوال میں اس کی عظیم محبت کے بارے میں ہم سب کے دلوں کی حالت بھی عیاں ہوتی ہے کہ ہم سب بھی خداوند سے مختلف طرح محبت رکھتے ہیں۔ اسی لیے جب یہ پوچھا گیا کہ، ''ان سب سے بڑھ کر'' تو اس سے مراد تمام دوست، اور دوسرے تمام شاگردوں سے بڑھ کر پطرس کے دعوے کے بارے میں خداوند نے پوچھا کیونکہ وہ اس دعوے میں خود ہی ناکام ہوا تھا۔ اور اب وہ اپنی ماہی گیری کے جالوں اور کشتی کے ساتھ پھر موجود تھا اس لیے خداوند نے پوچھا کہ تو اپنے کاروبار اور تمام چیزوں سے بھی بڑھ کر مجھ سے محبت رکھتا ہے۔ ہم میں سے بہت سے لوگوں کے پاس بھی اپنے کام کاج اور کاروبار سے ہٹ کر مسیح کی محبت کے بارے میں سوچنے کا وقت بھی نہیں ہوتا۔ اپنے مستقبل کو سنوارنے، کامیابی حاصل کرنے، دولت کمانے اور اپنی فکروں، پریشانیوں، دکھوں اور کاروبار کی الجھنوں کے باعث بہت سے لوگ خداوند کی رفاقت، شراکت، اور قربت کو بھلائے بیٹھے ہیں۔ کسی کے

لیے اپنی دوستیاں، خاندانی رشتے نبھانا، اور معاشرتی زندگی میں تعلقات بہت اہم ہیں۔ جب ہماری جانوں کا دشمن ہمارے خداوند کی عظیم خدمت کے بلاوے سے ہمیں بھٹکانا چاہتا ہے تو وہ ہمیں کسی نہ کسی طرح کی دنیاوی چاہت سستی یا کسی طرح کی لگن لگاتا ہے جو روح القدوس کی محبت کی جگہ لے سکے۔ اگر وہ ہمیں گناہ میں نہ گرا سکے تو بھی وہ ہمیں بھٹکانے کے لیے ایسے ایسے کاموں میں الجھانے کی کوشش کرے گا۔ جیسے ایک بحری جہاز کا مقناطیسی سمت پیماء عرشے پر پڑے ہوئے لوہے کے کسی ٹکڑے کی وجہ سے مقناطیسی لہروں کو صحیح طور پر پکڑ نہیں پاتا تو پورا بحری جہاز ہی اپنی سمت سے گمراہ ہوسکتا ہے۔ اسی طرح ہم بھی خداوند کے لیے اپنی محبت سے گمراہ ہوسکتے ہیں اور دوسرے کاموں یا خدا کی ہی خدمت میں الجھ کر خدا کو بھول سکتے ہیں۔ آج لاکھوں مسیحی فنونِ لطیفہ، اچھی جگہوں پر کھانے پینے، عمدہ اور خوبصورت گھروں، مہنگا فرنیچر، مہنگی گاڑیاں، عمدہ موسیقی اور مذہبی تفریحات پر اپنا پیسہ خرچ کرنا پسند کرتے ہیں۔ بیرونی ممالک میں مشنری (رسالتی) خدمت گزاری میں آج کل بہت زیادہ رکاوٹ ہورہی ہے کیونکہ خدا کے فرزندوں نے ثانوی چیزوں پر یعنی دنیاوی تفریحات اور مذہبی تفریحات پر اپنی توجہ لگا رکھی ہے کیونکہ شیطان نے ان کی توجہ خدا سے ہٹا کر ان چیزوں پر لگادی ہے۔ خدا چاہتا ہے کہ اس کے فرزند جو کروڑوں روپیہ زندگی کی آسائشوں پر خرچ کررہے ہیں وہ دنیا کے فرزندوں کے کاموں سے ہٹ جائیں اور ''ان سے بڑھ کر مجھ سے محبت'' کریں۔ کیا خدا ہم پر اور ہماری محبت پر یہ بھروسہ کرسکتا ہے؟ مگر کیسے؟ یہ ہم نے سوچنا ہے!

## مسیح سے انفرادی عقیدت

ایک لازمی سوال جو خداوند یسوع مسیح نے ہر زندگی سے پوچھا ہے کہ، ''کیا تو مجھ سے محبت رکھتا ہے؟'' اس کے بغیر ہم مسیح خداوند کے لیے کچھ بھی نہیں ہوسکتے اور آخری دن تقاضا بھی اسی سوال سے منصوب ہے یعنی فیصلہ بھی اسی کے وسیلہ ہوگا کہ، ''جو کوئی خداوند سے محبت نہیں رکھتا ملعون ہو، ہمارا خداوند آنے والا ہے۔'' (۱۔کرنتھیوں 22:16)

کسی بھی مسیحی کی تنزلی کا پہلا نشان خداوند سے محبت میں کمی ہے۔ افسس کی کلیسیاء نے اپنی پہلی سی محبت چھوڑ دی تھی اور رد کی جانے والی تھی۔ لودیکیہ کی کلیسا نیم گرم تھی اس لیے خداوند اسے پھینک دینے کو تھا۔ ہمارا قول، ہمارا فعل، ہمارے وعدے، ہمارے کام اس وقت خداوند کے لیے بے معنی ہوجاتے ہیں جب ان کے پسِ پردہ ہماری پہلی سی

محبت شامل نہیں ہوتی۔ کیوں کہ ہر بات اور ہمارے ہر کام کے آخر پر بھی یہ سوال ایک کسوٹی بن کر ہمارے لیے فیصلہ کن ہو جائے گا کہ "کیا تو مجھ سے محبت رکھتا ہے؟" ان آخری دنوں میں خداوند یہ سوال پیروکار بڑھانے کے لیے نہیں پوچھ رہا بلکہ ایسے پیروکار ڈھونڈنے کے لیے پوچھ رہا ہے جو "برّے کے پیچھے پیچھے جاتے ہیں جہاں بھی وہ جاتا ہے۔" (مکاشفہ 4:14) صرف دوستوں کی مانند نہیں بلکہ ایسے بہن بھائیوں کی مانند جو اپنے بڑے بھائی خداوند یسوع کا ہر "حکم" (یوحنا 14:15) مانتے ہیں اور کسی مہمان کی طرح برّے کی شادی کی ضیافت میں شامل ہونے نہیں آئے بلکہ دلہن کلیسیا کی مانند منفرد انداز میں خداوند کی محبت کا اظہار اور اقرار کرتے ہیں اور کہتے ہیں "خداوند فضل کر کوئی چیز تجھ سے دور نہ رکھوں اور تجھے سب سے زیادہ قریب سمجھوں۔ کیونکہ خداوند تو جانتا ہے کہ میں تجھ سے بے پناہ محبت رکھتا ہوں، میرا دل تیرا ہے، کیونکہ میں تیرا ہوں اور تو میرا ہے۔

## محبت اپنا ثبوت دے

یہ حوالہ ہمیں یہ بھی سکھاتا ہے کہ محبت صرف جذبات، احتجاج، عمدہ باتوں، اور مضبوط ترین دلائل اور احتیاج سے کہیں بڑھ کر ہے۔ یہ عملی ہونی چاہیے۔ قربانی دے کر ثبوت دے کہ خداوند کے ہر حکم کو پورا کرنے کے لئے تیار ہے۔

آپ دیکھ سکتے ہیں کہ پطرس کے ہر بار جواب دینے پر خداوند نے اسے خاص کام عطا کیے، "میرے برّے چرا۔۔۔ میری بھیڑیں چرا" یعنی اس سے ظاہر ہے کہ ہم نے صرف خاموشی کی حالت میں بیٹھ کر تمام عمر خداوند کی خدمت گزاری نہیں کرنی۔ یا پھر عمدگی سے گیت گا کر اور بہترین شاعری کر کے یہ کام کرنا ہے۔ بلکہ محبت کا امتحان دینا ہے جس کا تقاضا خداوند کرتا ہے یا ہم ضرورت مندوں کی کتنی فکر کرتے ہیں یا مصیبت زدہ یا گم شدہ لوگوں اور بچوں کی تلاش کرتے ہیں جیسا کہ وہ فکر کرتا ہے۔ کیونکہ "خدا اپنی محبت کی خوبی ہم پر یوں ظاہر کرتا ہے کہ جب ہم گنہگار ہی تھے تو مسیح ہماری خاطر مُوا" (رومیوں 8:5)

خدا اپنی محبت یوں ظاہر کرتا ہے تو پھر ہم سے بھی ایسا ہی تقاضا بھی کرتا ہے چینی زبان میں یوحنا 3:16 کا خوبصورت ترجمہ یوں کیا گیا ہے کہ اس نے ہم سے اپنا اکلوتا بیٹا دے دینے تک پیار کیا۔" اس لیے ہمیں بھی دے دینے کی عادت اپنا کر خدا کی محبت دینے کی کوشش کرنی چاہیے اور ہر حال میں ہر کام میں بہترین صورت ہی دینے کی کوشش کریں۔ کیونکہ خدا نے اپنا سب کچھ دے دیا ہے اور ہم سے توقع بھی خوبصورت بلکہ عمدہ ترین طریقے سے محبت کرنے کی ہے۔ کیا ہم خداوند کی محبت کو اپنائیں گے؟ اور اگر اپنائیں گے تو جواب میں پلٹ کر خداوند سے کیسے محبت کریں گے؟ یہ آپ نے سوچنا ہے۔

# چپ چاپ کھڑے رہو اور جان لو کہ وہ خدا ہے!

**Be Still, And Know That He is God!**

اے میری جان شادمان ہو کہ خداوند بادشاہی کرتا ہے! وہ آپ کے دل کے خیالوں کو پُرسکون کر سکتا اور باطنی طوفانوں کو تھما سکتا ہے، وہ مُردہ دلوں میں جان ڈال سکتا اور پریشان روح کو سکون و اطمینان عطا کر سکتا ہے۔ اس کا اطمینان جو کلیوں کی نازکی سے زیادہ مُلائم اور پھولوں کی خوشبو سے زیادہ مُعطر ہے اس لیے ہمیشہ خداوند پر توکل کرو، اور چُپ چاپ کھڑے رہو اور جان لو کہ وہ خدا ہے (زبور 10:46)۔

ایک ایماندار مسیحی کے لیے یہ بات بڑی تسلی کا باعث ہے کہ وہ جو تمام قوموں پر حکمران ہے، جس کے ہاتھ میں اقوام کی تقدیر ہے اور جو ہر گھرانے اور ہر فرد کے معمولی سے معمولی معاملات کی فکر کرنیوالا ہے وہ اس کا باپ اور دوست ہے۔ ہم خدا کو جتنا زیادہ سمجھیں گے اس کی قدرت، حکمت، محبت، وفاداری اور سچائی کو جانیں گے اتنا ہی زیادہ ہم عاجزی، اعتماد اور فرزندانہ محبت اور وفاداری کے ساتھ خدا باپ کے تخت کے سامنے جھکیں گے۔ مسیح کے وسیلہ خدا کو جاننا اور اپنا ماننا ہمیں سب سکون اور اطمینان کے تمام خزانوں کا مالک بنا دیتا ہے جو ہمارے اردگرد طوفانوں اور آزمائشوں کو تھما دینے کے قابل ہے۔ یہ علم ہمیں دنیا کے ہیجانی معاملات سے بلند کر کے اس پاک مکان تک لے جاتا ہے جہاں ہماری جانیں زیادہ آزادی کے ساتھ ان قوتوں کو استعمال کر سکتی ہیں جو ہمیں میسر ہیں۔ خدا کی کاملیت اور صفات کی حمد کرنا ہی ایمان ہے۔ اور امید ان کامل صفات کے وسیلے پوری ہوتی ہے۔ محبت ان میں خوشی پاتی اور رفتہ رفتہ ہماری روحوں کو ان میں ڈھالتی چلی جاتی ہے۔ صبر خاموشی سے ہر اس تبدیلی کا منتظر ہوتا ہے جو خدا نے ٹھہرائی ہے، تاکہ وقت پر کثرت کی برکات کی فصل کاٹے جن کا وعدہ سچائی کے خدا نے کیا ہے اور اس کی وفاداری یہ کر دکھائے گی۔ آیئے میرے عزیزو! ہم خدا پر بھروسہ کرنے کی برکات پر غور کریں۔ "جس میں نہ کوئی تبدیلی ہوسکتی اور نہ گردش کے سبب سے اس پر سایہ پڑتا ہے۔" (یعقوب 17:1) اس کے تمام وعدے ہاں اور آمین کے ساتھ ہیں اس کی سب راہیں راست اور سچ ہیں۔ اپنی ساری فکر اس پر ڈال جس کو تمہاری فکر ہے، اور ہر آزمائش میں خاموش رہو اور جان لو کہ وہ خدا ہے۔

## خداوند بادشاہی کرتا ہے

خدا کے تمام منصوبے مسلسل اور براہِ راست پایہء تکمیل کو پہنچ رہے ہیں۔ بہت سی باتیں ہماری کوتاہ نظری کے باعث ہمیں اس کے ارادوں کے خلاف نظر آتی ہیں۔ اس لیے ہم داؤد کے ساتھ مل کر یہ پکار اٹھتے ہیں کہ، "مجھے انسان کے ہاتھ میں نہ پڑنے دے۔" (۲۔سموئیل 14:24) لیکن یہ مایوس کن الفاظ نہیں جو تاریکی اور اداسی میں بیان کئے گئے ہوں۔ انسان کا ہاتھ نہ کبھی غالب ہوا اور نہ کبھی ہوگا۔ داؤد نے بالکل درستگی سے یہ گایا، "خداوند بادشاہی کرتا ہے۔۔۔" (زبور 10:96) بلکہ نجات یافتہ لوگوں کی فتح مندی کا

گیت یہ ہے۔ ”ہالیلویاہ! اس لیے کہ خداوند ہماری خدا قادرِ مطلق بادشاہی کرتا ہے۔“ (مکاشفہ 6:19) کیا کوئی ایسی بات ہے جو پہلے سے معلوم نہ ہو اور خدا کے مقاصد کو بگاڑ دے یا روک سکے؟ ہرگز نہیں! کیونکہ خدا کے ابدی مقاصد کے لیے ہر چیز اس کی مرضی کے وسیلے پوری ہوتی ہے اور اس کے جلال میں ختم ہوتی ہے۔ اور ہم اس کے آگے نہیں جاسکتے۔ کیونکہ وہ فرماتا ہے، ”الفا اور اومیگا، اوّل و آخر، اِبتدا و انتہا میں ہوں۔“ (مُکاشفہ 13:22) جب ہمیں محسوس ہو کہ ابدی خدا کا تخت بادلوں اور تاریکی کے پیچھے ہے اور اس کے روشن کاموں کو تاریکی چھپانے کی کوشش کرے تو ایمان اس پردے کو چاک کر کے ان کے پار عمانوایل کی بادشاہی کے ابھرتے جلال کو دیکھتا ہے۔

## عظیم برکات

حقیقی دینداری کی برکات کیا ہی عظیم ہیں! خدا کا فرزند ہونا کتنے بڑے رُتبے کی بات ہے! جب ہر چیز اِلٰہی مرضی کے بغیر نہیں چل سکتی تو پھر، ”سب چیزیں مل کر خدا سے محبت رکھنے والوں کے لیے بھلائی پیدا کرتی ہیں یعنی ان کے لیے جو خدا کے اِرادے کے موافق بلائے گئے۔“ (رومیوں 28:8)

شیطان چاہے غضبناک ہو، دنیا چاہے ناراض ہو، ہمارا جسم باغی ہو، اور معلوم ہو کہ تقدیر بھی ایک مُنکسر ایماندار کی راہ میں رُکاوٹ ڈالے ہے تو بھی ان طوفانوں کے باوجود اس کی روح محفوظ ہے کیونکہ وہ، ”مسیح کے ساتھ خدا میں پوشیدہ ہے۔“ (کلسیوں 3:3)۔ ہم ”بوجھ کے باعث کراہتے۔“ (۲۔کرنتھیوں 4:5) ہوں مگر پھر بھی خوشی مناتے ہیں۔ کیونکہ ہم ابدی جلال کو وقت کے پردوں کے پار دیکھتے ہیں، کیونکہ ان پردوں سے گزر کر جلد ہی اس ابدی جلال میں داخل ہونے کی امید رکھتے ہیں چاہے وہ کتنی ہی کڑی آزمائشوں سے گزرتے ہیں۔ خوش نصیب ہے وہ شخص جو بچوں کی سی سادگی کے ساتھ خدا کے کلام کرتا اور اس پر عمل کرتا ہے۔ وہ ہر چیز میں خدا کو تلاش کرتا اور پوشیدہ مَن یعنی کلامِ خدا سے سیر ہوتا ہے۔ وہ خدا کے وعدوں میں سچائی اور تسلی پاتا ہے۔ وہ جانتا ہے کہ جلالی اور خوشگوار دن تیزی سے آرہے ہیں اس لیے وہ حوصلہ شکن نہیں ہوتا۔ وہ اپنے قادرِ مطلق باپ کی آواز سنتا ہے جو بڑی نرمی اور محبت بھرے فضل سے اس کے تمام ڈر کو دور کرتا اور کہتا ہے، ”چپ چاپ کھڑے رہو اور جان لو کہ میں خدا ہوں۔“ اس لیے میرے ساتھ مل کر کہیے، ”حوصلہ رکھ کیونکہ خداوند بادشاہی کرتا ہے۔ زمین بھی یہ کہے اور ہم داؤد کے ساتھ مل کر یہ گائیں: ”خدا ہماری پناہ اور قوت ہے، مصیبت میں مستعد مدد گار“ (زبور 1:46)

اگر دنیا کی مشکلات سے دلبرداشتہ ہوتے ہو تو خدا کا خوف رکھو اور صرف اس کے وعدوں کا یقین کرو اس سے محبت رکھو اور اس کی خدمت کرو تو سب چیزیں مل کر آپ کی بھلائی کے لیے کام کریں اور خدا کا جلال ہمیں ضرور ملے گا۔

ہم کیسے اِن باتوں پر عمل کریں گے اور اپنے گھرانے کو بھی تیار کریں گے؟

# روحانی بیداری کے لیے دُعا

## A Prayer for Revival

**"کیا تو ہم کو پھر زندہ نہ کرے گا تاکہ تیرے لوگ تجھ میں شادمان ہوں۔"** (زبور 6:85) میرے پیغام سنانے سے بہتر آپ کا یہ دُعا مانگنا ہے۔ کاش ہمیں دُعا مانگنا آتا لیکن مجھے افسوس سے کہنا پڑ رہا ہے کہ ہم ایسا نہیں کرتے۔ کاش کہ میں اپنے بھائیوں اور بہنوں کو ابھار سکوں کہ وہ دُعا میں سرگرم ہو جائیں۔ یعنی وقت بے وقت دُعا مانگیں۔ کیونکہ خدا کے حضور کوئی بھی لمحہ بے وقت نہیں ہوتا۔ آیئے ہم اپنی دعائیہ کوٹھڑیوں میں چلیں اور پوری شدت سے خدا کو پکاریں۔ اس کے حضور چلیں اور پکار اٹھیں کہ، ''کیا تُو ہم کو پھر زندہ نہ کرے گا تاکہ تیرے لوگ تجھ میں شادمان ہوں۔'' ذرا سوچیے ایسی دُعا کے لیے کون سا وقت موزوں ہے۔ اس کا جواب جاننے کے لیے ہمیں شخصی طور پر اس زبور پر غور کرنا ہوگا۔ میرے عزیزو ابھی وقت ہے کہ ہم ماضی میں کیے گئے خدا کے فضل اور مہربانی کے کاموں کو یاد کریں اور مانگیں **"اے خداوند! تُو اپنے ملک پر مہربان رہا ہے تُو یعقوب کو اسیری سے واپس لایا ہے۔ کیا تُو ہم کو پھر زندہ نہ کرے گا تاکہ تیرے لوگ تجھ میں شادمان ہوں۔"** (زبور 6,1:85) آپ اُس عظیم وقت کو یاد کر سکتے ہیں جب خدا اپنے لوگوں کے درمیانی جلالی طور پر موجود تھا اور اس نے اپنا قوی بازو ان پر ظاہر کیا تھا۔ لوگوں نے کلام کی منادی میں اس کی گہری حضوری کا تجربہ کیا تھا۔ اگر آپ کو ایسے دن یا لمحات یاد ہیں تو پھر یہ دعا مانگیے! اے خداوند جیسے تُو نے پہلے برکات دی تھیں تُو پھر دے سکتا ہے اور کیا تُو ہم کو پھر زندہ نہ کرے گا۔ تُو وہ سب کچھ کر سکتا ہے جو پہلے کرتا رہا ہے اور ہم نے دیکھا ہے۔ ہم تجھ سے التجا کرتے ہیں اپنی قوم پر اپنی رحمتیں پھر ظاہر کر۔ اے خداوند اگر ہم کچھ عرصہ سے مُردہ سے لگ رہے ہیں تُو بھی تُو ہمیں ترقی کی راہوں پر لے چل اور زندگی میں اونچی جگہوں میں چلا۔'' یہ دُعا اس وقت بھی بہترین ہے جب ہماری تمام کوششیں بے کار ہو چکی ہوں۔ آپ نے بہت کوشش کی ہو کہ کچھ لوگ خدا کی طرف رجوع لے آئیں لیکن آپ ناکام رہے ہوں تو بھی مسیح کے خادمو! اپنی خدمت کو چھوڑنے کا کبھی مت سوچیں بلکہ ثابت قدم ہوتے جائیں اور مزید شدت کے ساتھ یہ دُعا مانگنا شروع کریں۔ ''کیا تُو ہم کو پھر زندہ نہ کرے گا؟ اے خداوند ہمیں پھر سے اپنے کام دکھا وہ بڑے بڑے عجیب کام جو تو پہلے کیا کرتا تھا۔ اے خداوند آ اور ہمیں بحال کر ہم تیرے طلب گار ہیں اور تیری طرف رجوع لاتے ہیں۔ آ کر اپنی رحمتیں اپنے لوگوں کے سامنے پھر سے ظاہر فرما۔''

☆ ایسی دُعا اس وقت بھی مانگی جا سکتی ہے جب ہم روحانی پژمُردگی اور جمود کا شکار ہوں۔ ایسے وقت کے بارے میں

زبورنویس یہ کہتا ہے، ”کیا تُو سدا ہم سے ناراض رہے گا؟ کیا تُو اپنے قہر کو پُشت در پُشت جاری رکھے گا؟ کیا تُو ہم کو پھر زندہ نہ کرے گا؟ تاکہ تیرے لوگ تجھ میں شادمان ہوں؟“ (زبور 85:5-6) ہم اندازہ کر سکتے ہیں کہ خُدا کی کلیسیا اس وقت کافی رُوحانی تنزلی کا شکار ہے۔ میں یہ بات انتہائی دُکھ سے کہہ رہا ہوں اور میرا دل بہت دِلگیر ہے کیونکہ دِن بُرے ہیں اور دعائیہ روح اور پاکیزہ زندگی کا بہت فقدان نظر آ رہا ہے اس لیے ابھی وقت ہے کہ ہم خدا کے حضور پکار اٹھیں۔ ”کیا تُو ہم کو پھر زندہ نہ کرے گا؟“ میں خدا کے لوگوں سے التجا کرتا ہوں کہ اب دعا مانگنا شروع کر دیں کیونکہ یہ وقت پھر ہاتھ نہیں آئے گا، اور اگر آپ نے زندگی میں کبھی بھی دعا مانگی ہے تو پھر دعا مانگنا شروع کر دیں۔

☆ایسی دعا اس وقت بھی مانگی جاسکتی ہے جب مقدسین سست روی اور کاہلی کا شکار ہو جائیں۔ کیا آپ ہمیشہ یکساں توانائی محسوس کرتے ہیں؟ کیا آپ ہمیشہ متحرک رہتے ہیں؟ میرے خیال میں ایسا نہیں ہوتا۔ اس لیے جب آپ سستی اور کاہلی کا شکار ہوں اور توانائی کی کمی محسوس کریں تو یہ دعا آپ کے لیے ہے، ”کیا تو ہم کو پھر زندہ نہ کرے گا؟ اے خداوند آ اور ہمیں پھر سے بحال کر۔ اپنے کمزور بچوں کو تازہ قوت عنایت کر، اپنے سست اور کاہل بچوں میں نئی آگ بھر دے، خوابِ غفلت میں ڈوبے ہوئے بچوں کو پھر سے جگا، اے خداوند ہم سب اگرچہ مرنے والی حالت کو پہنچ چکے ہیں پھر بھی تو ہم کو زندگی دے کر اونچی جگہوں میں چلا۔“

☆یہ دعا اس وقت بھی مانگی جائے جب تمام کوششیں ناکام ہو جائیں۔ جب آپ کچھ لوگوں پر محنت کرتے ہیں اور وہ آپ کے دل کے قریب آ چکے ہیں اور آپ محسوس کر رہے ہیں کہ ان کی زندگیاں تبدیل ہونے والی ہیں مگر پھر اچانک آپ ناکام ہو جاتے ہیں۔ اس لیے میرے عزیز ہم خدمت ساتھیو، کبھی بھی مسیح کی خدمت سے منہ مت موڑیے بلکہ اس سے لپٹے رہیں اور یہ دعا بھی شدت سے مانگتے رہیں اور مزید زور لگا کر دعا مانگیں اور کہیں، ”کیا تو ہم کو پھر زندہ نہ کرے گا؟ خداوند پھر روحانی تازگی عطا کر اور زیادہ سے زیادہ روحوں کو جیتنے کا فضل بھی عنایت کر!“

☆اس کے علاوہ مزید یہ دعا اس وقت بھی مانگی جاسکتی ہے جب کچھ روحانی تنزلی کا شکار ہو رہے ہوں۔ جب کچھ لوگ روحانی طور پر بیمار اور کمزور ہو جائیں اور مسیح سے منہ موڑنے لگیں۔ ہم جانتے ہیں کہ ہم میں سے کئی ایسے ہوتے ہیں۔ جب کچھ لوگ صحیح طور پر چلیں اور پھر زوال پزیر ہوں تو ہم افسردہ ہوتے اور ان سے پوچھتے ہیں کہ کیا چیز رُکاوٹ بنی ہوئی تھی؟ کچھ ایسے بھی ہوتے ہیں جو خدا کی خدمت دلیری سے کر رہے تھے پھر خدا کے گھر اور اس کی راہ کو چھوڑ کر اس کے مقدس نام کی بھی تکفیر کرنے

والے بن جاتے ہیں۔ ایسے حالات میں ہمیں کیا کرنا چاہیے؟ کیا ہم ہاتھ پر ہاتھ رکھ کر بیٹھ جائیں؟ ہرگز نہیں! بلکہ ہمارے دلوں اور ہونٹوں پر بس ایک ہی دعا ہو! ''کیا تو ہم کو پھر زندہ نہ کرے گا؟ اے عظیم اور اچھے چرواہے آ اور اپنی گم شدہ اور بھٹکی ہوئی بھیڑوں کو واپس لا۔ اے روحِ پاک ہم تجھ سے منت کرتے ہیں ہم میں پھر سے زندگی کا دم بھرتا کہ جو مرنے کے قریب ہیں یا غم سے نڈھال یا بے ہوش پڑے ہیں بیمار ہیں ان کو روحانی صحت اور زندگی عطا فرماتا کہ وہ واپس لوٹ آئیں اور تیری مرضی پوری کرنے والے ہوں۔''

## دُعا کا اصل مقصد

اس دعا کا اصل مقصد یعنی ''کیا تو ہم کو پھر سے زندہ نہ کرے گا؟'' کا اصل مقصد کیا ہے؟ اگر اس دعا کا تجزیہ کیا جائے تو کیا ہم اس کی گہرائی کو سمجھ پائیں گے؟ اس کا اولین مقصد خدا پر انحصار ہے۔ اگر آپ پورے دل سے یہ دعا مانگتے ہیں تو محسوس کرتے ہیں کہ، ''خداوند تُو ہی ہمیں زندہ کرسکتا ہے کوئی اور نہیں۔ کلیسیا اس وقت تک زندہ نہیں ہوسکتی جب تک خداوند تو زندہ نہ کرے۔ کوئی نجات پاسکتا، کوئی مقدس ترقی نہیں کرسکتا جب تک خدا کام نہ کرے۔ اس دعا کا یہی مقصد ہے، ''اے خداوند اس کام میں اپنا ہاتھ بڑھا اور دستگیری فرما کیونکہ ہم تیرے طلب گار ہوتے ہیں۔ ہم صرف تجھ پر بھروسہ کرتے ہیں کیا تو ہم کو پھر زندہ نہ کرے گا؟''

اس دعا کا دوسرا اہم مقصد خدا پر یقین ہے۔ ''اے خداوند تو ہی ہمیں پھر سے بحال کرسکتا ہے۔ ہم کسی ایسی گہری دلدل میں نہیں اتر گئے جہاں سے تیرا ہاتھ ہمیں بچا نہ سکے۔ ہم ایسے مُردہ نہیں ہوگئے کہ تُو ہمیں زندہ نہ کرسکے۔ اس لیے، اے خداوند! کیا تو ہم کو پھر زندہ نہ کرے گا؟ خداوند جو ہم سے نہیں ہوسکتا وہ سب تجھ سے ہوسکتا ہے۔ تیرے مبارک ہونٹوں کی ایک جنبش اور تیرے معجز ہاتھوں کا ایک لمس سب کچھ کرسکتا ہے۔ اس لیے اے خداوند کیا تو ہم کو پھر زندہ نہ کرے گا؟'' عزیز بھائیو اور بہنو! کیا ہم خدا پر ایمان نہیں رکھتے؟ اور اگر ایمان رکھتے ہیں تو پھر چاہے کلیسیا یا ہمارے گھرانے اور ہم میں سے کوئی بھی کیسی ہی مشکل میں گرفتار کیوں نہ ہو خدا اس مشکل میں سے نکال سکتا ہے۔ ہرگز مایوس نہ ہوں اور یہ نہ کہیں کہ خدا اسے کبھی برکت نہیں دے سکتا۔ وہ ضرور برکت دے سکتا ہے۔ اپنی دعا کو برکت میں بدل دیں اور دعا کا مقصد یہ بنالیں، ''خداوند تو ہی ہمیں زندہ کرسکتا ہے۔ ہم ایمان رکھتے ہیں اور تیرے منتظر ہیں۔''

اس دعا کا تیسرا مقصد خدا کے حضور مسلسل فریاد کرنا ہے۔ ''کیا تو ہم کو پھر زندہ نہ کرے گا؟'' یہ ایک مخلصانہ اور پرزور فریاد ہے یعنی اپنی درخواست کو خدا کے حضور مسلسل پیش کرنا اور مانگنا ہے۔ اس لیے اے عزیز بھائیو اور بہنو! میں آپ سے درخواست کرتا ہوں کہ کلیسیاء کی موجودہ حالت کو دیکھتے ہوئے آپ میں سے صرف نصف درجن یعنی چھ افراد بھی

تھوڑی دیر کے لیے اپنے آپ کو دعائیہ کوٹھڑی میں بند کر کے روحانی بیداری کے لیے خدا کے حضور پکار اٹھیں اور جب تک جواب نہ ملے خدا کے حضور پکارتے اور گڑگڑاتے رہیں تو بڑی امید پیدا ہو جائے گی۔ آیئے میرے عزیزو! ہم مل کر دعا میں جھکیں اور خدا کے منتظر ہو جائیں اور سنیں کہ وہ کیا فرماتا ہے تو وہ اپنی قوم اور لوگوں سے سلامتی کی باتیں ضرور کرے گا۔ لیکن اس کے لیے ہمیں صحیح طریقے سے مانگنا آنا چاہیے۔ میں یہ بات اور دعا ان کے لیے چھوڑتا ہوں جو خداوند بادشاہ کو یاد کرنے والے ہیں کہ یہ پیاری دعا دن رات مانگنا شروع کر دیں کہ، ''کیا تو ہم کو پھر زندہ نہ کرے گا۔ تا کہ تیرے لوگ تجھ میں شادمان ہوں؟''

## خداوند میں خوب شادمانی کرو!

میں اس نتیجے پر اختتام کرتا ہوں جب آپ کو اس دعا کا جواب مل گیا ہو۔ ''کیا تو ہم کو پھر زندہ نہ کرے گا تا کہ تیرے لوگ تجھ میں شادمان ہوں؟'' اگر خدا اپنے لوگوں کو روحانی بیداری عطا کر کے خوش ہوتا ہے تو اس کے لوگ اس میں شادمان ہوں گے کیونکہ اس نے انہیں بیداری عطا کی ہے۔ وہ اس لیے شکر گزار ہوں گے کیونکہ ان کی روحوں کو سُستی اور بے دلی سے نکال کر بحال کیا گیا ہے اس لیے وہ خوب شادمانی کریں گے کیونکہ خداوند نے ان کے لیے بڑے بڑے کام کیے ہیں۔ پھر گناہگار توبہ کریں گے اور مقدسین اس بات پر مزید خوشی منائیں گے۔ جب میں خدا کے بارے میں سوچتا ہوں تو اس کی صفات پر خوب غور کرتا ہوں۔ وہ قادرِ مطلق خدا ہے۔ اور میں اس بات کے لیے بہت خوش ہوتا اور اس سے پیار کرتا ہوں۔ ہالیلویاہ، کیونکہ خدا سب کچھ کر سکتا ہے اور وہ ساری قدرت کو راستبازی اور سچائی کے لیے استعمال کرتا ہے۔ میں یہ سوچنا پسند کرتا ہوں کہ خدا محبت ہے اور کی عدالت کا ہر پہلو محبت بھرا ہے۔ اور اس کی سچائی، اس کی وفاداری میں ہم شادمان ہو سکتے ہیں کیونکہ وہ جھوٹ نہیں بولتا اور وہ لاتبدیل ہے اس میں کوئی تغیر یا تبدیلی پیدا نہیں ہو سکتی؛ اس کا ابدی وجود ہے جو بے ہوش نہیں ہو سکتا یا مر نہیں سکتا، اس لیے وہ اونگھتا نہیں، سوتا نہیں، جھنجھلاتا نہیں۔

آہ، میرے عزیزو! میں اس کی تمام صفات بیان کرنے کی کوشش نہیں کروں گا کیونکہ وہ لامحدود ہے بلکہ وہ جیسی صفات ہیں ہم صرف ان میں خوشی منا سکتے ہیں۔ اور اس کی ذات میں خوب شادمانی کر سکتے ہیں اور روحانی بیداری خدا کی عطا کردہ شادمانی کا تاج ہے جس کی وجہ سے اس کے لوگ ضرور خوشی منائیں۔ آیئے پھر سے دعا مانگیں:

''اے خداوند ہمیں پھر بیدار کر، اے خداوند مجھے بیدار کر، سب کہیں ''آمین'' اے خداوند پاسبان کو بیدار کر، کلیسائی خادمین کو بیدار کر، کام کرنے والوں کو بیدار کر، کلیسیائی ممبران کو بیدار کر، سست روی کے شکار لوگوں کو بیدار کر، اے خداوند بظاہر زندہ مگر مُردہ ایمانداروں کو بیدار کر، لاپرواہوں کو بیدار کر۔ اے خداوند تمام روئے زمین پر کلیسیا کو بیدار کر۔ اے بیداری کے روح ہم سب پر افراط سے اُتر آ اور جلد اُتر آ، یسوع مسیح کے قادر نام کے وسیلہ مانگتے ہیں!'' آمین''